

بفضل صانع ارض و سماء و خلافت مکین و مکان
 تحت لاج ازل تصنیف شاعر شیرین بیان و ناظم کیمائی زبان شفق حسین
 ابوالحسن مختص شمسى اصانه افند عن النشر و روا الحوادث

مکتبہ

ریاض شمسى

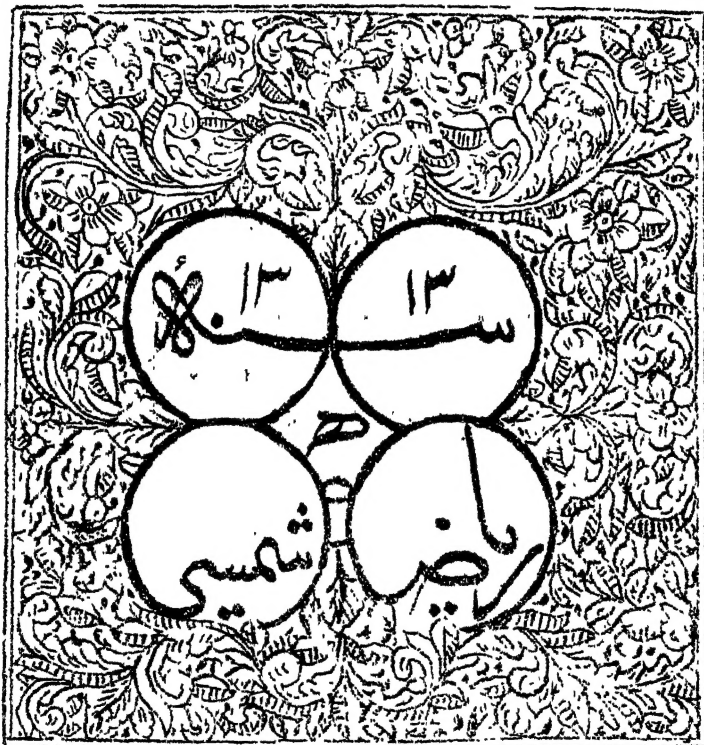


CHECKED 1996

باہتمام بلینق احقر حسان ناخیز محمد علیجان

در مطبع عزیز دکن واقع چہتر بازار مقبول جہان شہد

بفضل تاجان مبرور و زینت خدایند ای مکان



در مطبع غریب و مقبول برآید



عرضداشت بخداوند خدایگان و الا نشان نیز سپهر برج کا مکاری قافله سالار
 میدان جلاوت حدیقه گلشنِ نختیاری انجمن آرائے بارگاہِ مہلات فلک
 اقبالِ ششتری خصال شمسِ اجلال فرخندہ مالِ آصف جاہ نظام الملک مظفر الممالک
 فتح جنگ میر محبوب علیخان بہادر فرمانروائے اقلیم دکن ادام اللہ ملکہ سلطنت

گلِ گلشنِ نخت و باغِ بہار	سرسر فرازانِ عالمی تبار
قد ہو بس بہت ظفر ہم رکاب	نقیبِ ادسکی شرکتِ علمِ آفتاب
قمرِ معطلِ آرا فلکِ بارگاہ	کرمِ سلطنت اور انجمِ سپاہ
بشیرِ ادسکا اقبال و دولہِ فریر	خردِ ادسکے ناظمِ عطارِ دودیر
فلکِ اوج بہت سے ادسکی خلیا	بساطِ کرم سے زمینِ منفعل

<p> آہی باقبال و جاہ و جلال سراگندہ خامہ ہے تسلیم پس از دست بستہ یہ پہو گو کہ اسے کوکبِ بخت و عشرت بس اب سہتے سہتی ستم بشار جگر خون و خون آہ و آہ آنکہ کی مین کیا خستہ حالی کروں اب تم دلِ ناتوان پر پڑا بارنگ زبونیِ بخت اور قلمِ سخت ہے مگر شکر ہے بعد مدتِ دراز رسائی ہوئی بردِ رحتم یقین ہو کہ بے فقد آئے مراد بس اسے صاحبِ عقدِ مشکل کشا </p>	<p> سلامت رہے تا صد دولت مینِ مہم مودب ہوں نظم مین بعد منت و عجز ہے عرض جو ہوا دامِ غم مین مین در بر زمین گیا دل سے ایک بختِ صبر و قرار بہا لگئے آشکِ روشنی طریقِ مصیبتِ شریکِ الم ہوا قافیہ روزمرہ کا تنگ قسمت کا مصرع ہی دوخت ہی بامداد طالع ہوا سرفراز کہ منقبل مین جس در کے ادنیٰ غلام کرے بختِ تدبیر سے اتحاد سرفراز ہو جائے یہ مینوا </p>
--	---

پڑی لطف کی اس پر اب اک نظر	کہ اوقات تاجین سے ہو بسر
ہوا جاتا ہے صبر بے تاباں	کہ اب انتظار می میں ہوں جان
نہیں بحرِ فلاس میں کوئی ستارہ	وسیلہ بحرِ فطرت رستمِ صفات
رہے سایہ عافیت میں غلام	دعا گو شہنشاہ کا ہر صبح شام
اکہی رکھ او کو بگنچ چشم	باقبالِ مہولتِ لعل و علم
حوادثِ زمانے سے بیغم رہے	منظر و منصور و ایم رہے



گزارندہ عرضی پر از رنج و دشین

نکھوار دیرین شفقتِ حسین



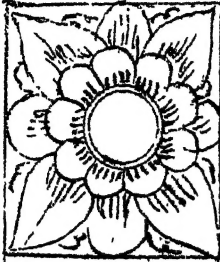
سُدس در میح حاقانِ عالمی گہر سلطانِ بحر و بر سندا را محتاجِ ہم

سلطانِ السلاطین شہنشاہ والا جاہ کیوان بارگاہِ انجم سپاہِ شاہِ شام

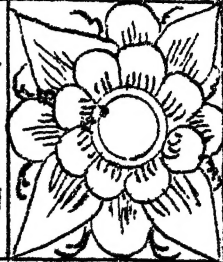
ز سن فرمانروائیِ قدیم کن نظامِ الملک آصفیاء میرِ محبوبِ علیجان منظرِ مالک

فتحِ خجک بیا در خلد اند ملک و سلطنت

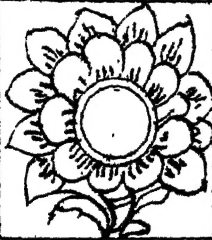
اسے فکرِ سامکِ سخن خسروِ اقلیم	ہو قصرِ خیالی میں برآمد پیِ تعظیم
خامہ ہو لبِد عجزِ سرانگندہِ تسلیم	مصنوع میں تخصیص ہو تقریر میں تقسیم



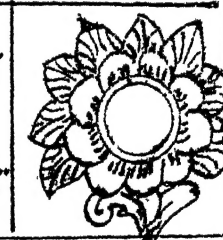
ہو لفظِ مرصع سے ادا اندر سخن کی
اب بزم میں آمد ہے شہنشاہِ دکن کی



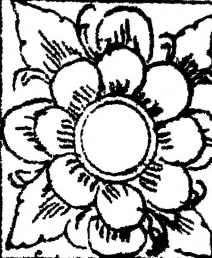
یہ بزم خوشیِ خیرت جمشیدِ بنوِ آج	ہر ساغرِ گل ساغرِ امید بنے آج
ہر زہرہِ جبین صورتِ ناہیدِ بنوِ آج	ہر بزمِ نشین مطلعِ خورشید بنے آج



ہر شمعِ رو اب روشنیِ ملوِ موحل کر
تا سنگدلِ و سخت بنے مومِ پگھل کر



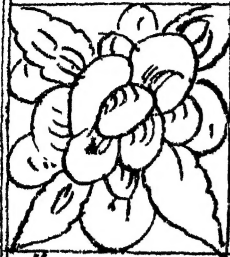
ٹانِ سندِ عزت پہ ہو خورشیدِ جہان	دستورِ معظم ہو قمرِ دانشِ اعصاب
اور شیخِ اکابر بنے برجِ بیابان	بہرامِ سپہ دار ہو ملِ رستم و ہر آب



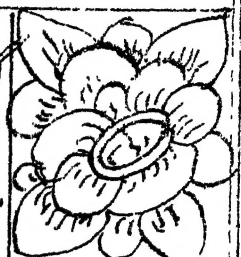
سزا بفلکِ رایتِ اقبالِ کنچا ہو
حیرت میں ہر اک صورتِ تشاکلِ کھو



کر طبع رسا سیر گشتانِ جان کی	بہچون تا شب سیدہ آج میں فردوس کی
حالت وہ دکھاؤ نہیں شہنشاہِ زبان کی	اصف کے بنی شکل سلیمان کی



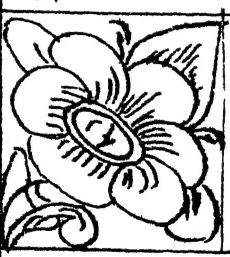
گدازانہ خرد مند کوئی پیرو جان سے



نادر کو مطیع اپنا کرے سیفِ زبان سے

انسان تو کجا ہے کوئی سلطان نہیں ملتا
دھونڈو تو جزا اصف کے سلیمان نہیں ملتا

اس فہم و فراست کا تو انسان نہیں ملتا
منطس نہیں ملتا کوئی ذیشان نہیں ملتا



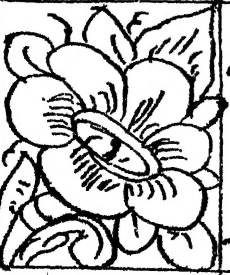
دم بنداسی پر ہے خرد مند جہان کا



دانش سے لیا کام کمان تیر و بنا کا

اوس تخم مکو کاشت کا سلطانِ ثمر ہے
اصف کا یہ محبوب علی خان ہے

اوس گلشنِ دانش کا یہ ذیشانِ ثمر ہے
اوس منبعِ الاوصاف کا خاقانِ گہر ہے



بانِ تخم و شجر سب میں ثمر ہی تو یہی ہے

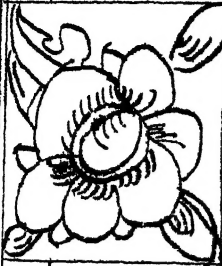


پیارے میں سبھی لوزِ نظر ہی تو یہی ہے

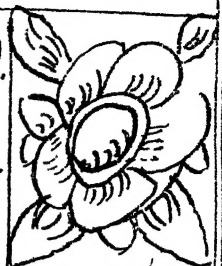
بتلی ہے اگر چشم میں تو روح ہوتی میں

یہ جانِ جہانِ فخرِ سلاطینِ غر میں

طوبی ہی گلستان میں تو شمشاد چمن میں | محمود اگر ہند میں محبوب و کن میں

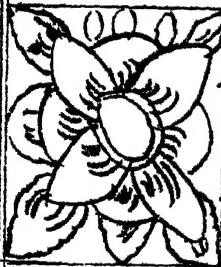


یوں ظلم و ستم ہو گیا معدوم ہٹک کر
جون خارالم پائے تصور سے کھٹک کر

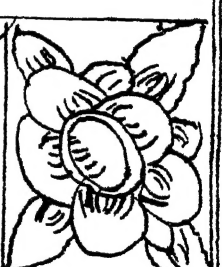


خورشید چتر بن کے اسی سر پہ رہا ہے
اور سکے جہان گیری اسی زر پہ رہا ہے

اقبال کمر بستہ اسی در پہ رہا ہے
اجلال خداوندی اسی گہر پہ رہا ہے

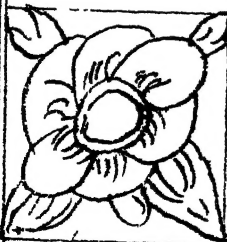


کیا شک و شبہ اس میں کہ نیل آ رہی
اقبال پہرا دس سے کہ جو اس کے پہرے

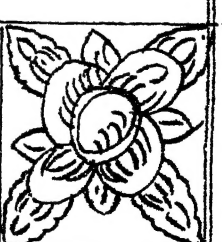


بیوا و یتیم بن کا یہی پالنے والا
ہے جاہ و حشم اسکا سکندر و سوبالا

ناصر ہے غریبوں کا شہ افضل علی
مان باپ کسی کا ہی کسی چاند اُجالا



قائم ہے امان اس کے خرابات چمن
اسایش و آرام مکین کو ہی مکان میں

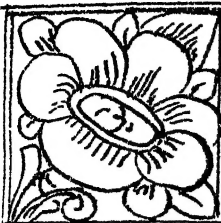


ہے خیرگی اعدا کے لئے دوست کو تو
خورشید جہان تاب ہے یہ شاہِ آفر

خورشید جہان تاب ہے یہ شاہِ آفر
شعشعہ ہے کہین اور کہین برق جہانوں

اس کے لئے مرہم ہو تو اس کے لئے دھڑ
نور

شعشعہ ہے کہین اور کہین برق جہانوں
نور

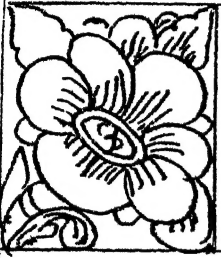


کیونکہ حسد ہوشیہ خورشید لقا سے
جلتی ہے زبان شمع فروزان کی ضیا سے

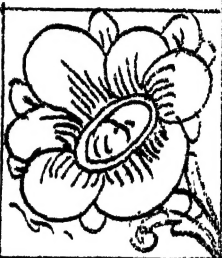


حضرت کا سخن جلد سمجھتے نہیں دانا
باتو میں تو شیشے میں اتر جاؤ میاں

ہے فہم فراست میں شہنشاہ یگانہ
اور زکۃ بار یک سے دانا ہو دانا



تقریر پر افسون سے مطیع اہل زبان
شوریدہ اگر سیر تو گر دیدہ جوان ہوں



جبکہ کہ تصور ہو براک طبع روا میں
کندہ ہو صفت و لمین ستائش ہو بزمین

گذرانہ جوان ایسا سلاطین جہان میں
چرچہ ہو شجاعت کا بہم سیر و جوان میں



وہ وصف پسندیدہ کہ دشمن ہیں ثنا گر
ملنے ہیں تواضع پہ سر عجز جیکا کر



جا تم سے شہنشاہ کی سخاوت کوئی پوچھے
صغیم سے شہنشاہ کی شجاعت کوئی پوچھے

کس سے شہنشاہ کی عدالت کوئی پوچھے
عاقل سے شہنشاہ کی فراست کوئی پوچھے



کمال ہے ہر اک فن میں استاد نہر میں



جو ہر کو پرکھ لیتے ہیں بادِ نئی نظر میں

یکتا ہے مروت میں تواضع میں ہر دیش
جنات میں آصف ہی ریشاں میں سلیمان

اخلاق مجسم ہے شہا بنج الاحسان
سلطان عرب میں ہی عجم میں یہ سجہ خاقان

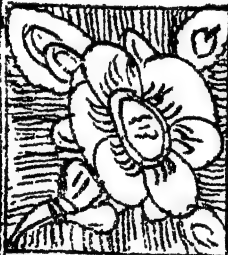


یہ جاہ و چشم تو کوئی سلطان نہیں دیکھا
آصف کے پس عہد سلیمان نہیں دیکھا



بحری نہر ہے بحر میں برین نرنا باز
بس مرغِ قفس روح نے قالب سے کئی بار

جب صید کا عازم ہوا سلطانِ انظر
شامین کا دم بند تھا کنجشک کا آواز



اثر دربن و در بند میں آناگ رہی تھے
اور شیر ہی سارے نخل مہاگ رہی تھے

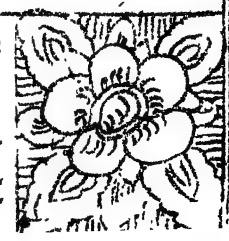


جانبرہ نو بندوق شر بار اثر سے
بندوقِ ادھر سے چلی اور جانِ ادھر سے

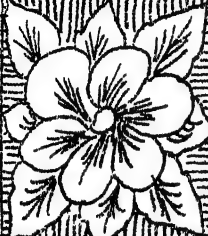
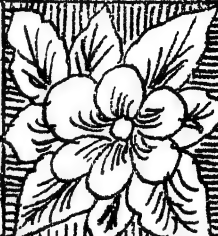
گذرے کہی مہرِ شہِ دالا کی نظر
چاتی یہ چڑھی اور نخلِ آبی جگر سے




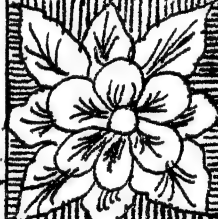
اس برق سے بید رکو بھی درد ہوا
یہ گرم ہوئی جب کہی تن سہرہ ہوا



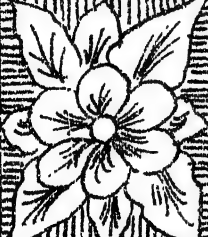
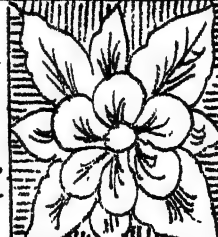
مان دستِ شہنشاہِ مین بہہ و مالِ	مہرِ نالِ شہرِ بارہے پُربخ و توبہ
بہ لبِ لہی دشمن کے لئے جانِ لبیک	لبِ صفتِ شکن و شیرِ گلن اسکا لقب ہے

دو گھوڑے چڑھا کر جو بہہ چھا پے چڑھی ہے	
دشمنِ مین بہنیں دم کے اجل سر پہ کڑھی	

جونِ رعہ گرج جاتی پری بجلی سے چمکے	جشنِ تو زمین کو ہوئی صدمہ تو فلک پر
بے سہر ہوا دشمن تو بہہ بندوق ہوئی	بیجان ہوا شیر تو سلطانِ مظفر

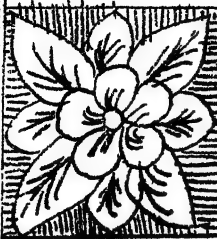
دو ایک قدم چھے بہہ چلتی ہے قضا سے	
بے لاگ ہے شست اسکی ہر اک چوکِ خطا سے	

جو اسکی مقابل ہو تو لبسِ جانکو کہو جائے	یہ وہ ہے شرِ راگ بنے باگ پہ سوچا
اسِ شکلِ اجل کو جو قضا دیکھ لے سوچا	تصویرِ اگر موت کو دکھلاؤ تو ردِ جا

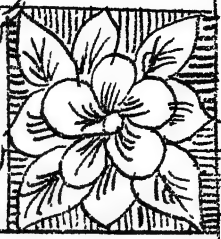
دہشت ہے دلِ امنِ مین جن خونِ خطرِ	
خو رشیدِ مین زردی ہو سیاہی ہو مٹیرِ	

اک شیرِ نخل آیا کہین کانِ دبا کر	بس جان بچاتا وہ چلا آنکھ بچا کر
----------------------------------	---------------------------------

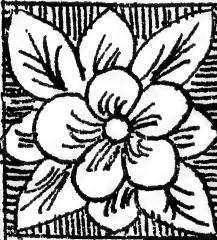
جب چار ہوے چشم و بین شست ملا کر
اک ضرب لگائی اُسے بندوق جاکر



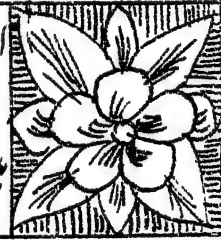
ہوڑا جو گرا گو لی جگر چاٹ رہی تھی
اور رشتہ انفاں قضا کاٹ رہی تھی



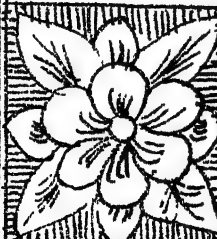
بندوق جو پھر آپنے چھاتی پہ جمائی
اس آتش و دھواں نے سر جھونکے کھائی
اک شبیر نیستان کو قضا گہیر کے لائی
جان آپنے لی خون تو گو لی کو چٹپائی



انسان کو سکتہ ہے ملا یک پختی ہے
بد خواہ کو نہ امت ہے بھی خواہ کو خوشی ہے
۱۱۳۱



بازوئے شہنشاہ سے زبردست ہو زیر
اے شمس گیتی نگر زیادہ الٹ پھیر
بان صلیب سی سال میں چودہ ہین ہو و شیر
کہ ذات شہنشاہ کی توصیف سے ہے یہ



بان حمد و ثنا اس سے زیادہ نہیں درکار
کہ حق کا وہ طالب ہے خوشامد سے ہے نیاز



صد سال سلامت بکراعت رہے پھیر ذات
باکج و گہرا فہر و دولت رہی پھیر ذات
باطل و علم حتمت و شوکت رہی پھیر ذات
باطل و علم حتمت و شوکت رہی پھیر ذات



نشتہ ہی خاک کا سرکش کے جبین پر



اور نام شہنشاہ کا کسہ ہو نگین پر

زمیندہ اور نگ ہو اور زمینت دیم

سلطانِ سلاطین ہو اور مالکِ اقلیم

دو بخت و توقیر اور واجب تنہ خلیفہ

پھر مرج خلق اقمہ ہو اور قابل تسلیم



سکہ چلے محبوبِ علی خانِ زمان کا -



بس شاہِ دکن رشک ہو شانِ جہان کا

اکلیلِ نگینِ خلعت پر زر ہو مہیا

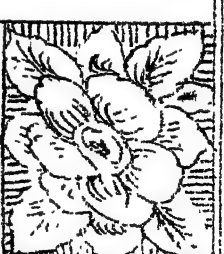
ہاں جاہ و خشم و افسر و لشکر ہو مہیا

گیتی کے لئے زمینت و سرور ہو مہیا

ہو زینِ نگینِ ملکِ مظفر ہو مہیا



بس مالکِ اقلیم ہو اور شاہِ زمن کا



و نیامین چلے سکے شہنشاہِ دکن کا -

قصیدہ در مدح حضرت تاقانِ زمان نوشیروان دورانِ سیر آرائے دیم تاج

السلطین احمد بابا نظام الملک ثانی مظفر الملک فتح جنگ میر محبوب علی خان بابا

الازال شہرِ قباط العتہ و سفیہ ساطعتہ خلدا اللہ ملکہ و سلطنتہ

سند را می جهان گشت مرهم خاطر نگار

سرو قد نوازد تن آیین جگر فرخ بناد

جو بر از مردانگی خیره شد دست و تیر گشت

قصه در یادلی هرگز نکنجد در قیاس

صدوت مدحت چنادر خاطر ام افتاده است

بارک الله منج الاحسان و اخلاق کرم

مهر اخلاق صفات برگزیده شت از اوج مشا

هیچ شک و در دل ندارم که تو می نوبادری

کس نشنود این حکایت بر پی دیدار تو

گر بگویش جنگجو نعره رعد آسار سد

یا اطلی آن شبهه ذیجاء و برین مشت کرده

تره نخبی دست گیر و هر کسی بخواه اوست

شمه آیین چه گفتار پریشان است و زل

خسنگان را مژده باشد که بهار آمد بهار

لوزه در میدان بپشت که سوار آمد سوار

خوان ایتم از ملک بهر شمار آمد شمار

که از ان قطره در ریای شماره آمد شمار

که مضامین صف کشیده چون قطار آفتاب

ذات و الامرتت جائی هزار آمد هزار

شهره آفاق تو در هر دیار آمد و یار

چون خروشسم که بهین حاجت بر آرم برار

مثل سیلاب بخاطر بے قرار آمد قرار

پایه بر سر تاسمانه اش فرار آمد فرار

شادمان باشم بر و سال هزار آمد هزار

مهر نور طالع او چون هزار آمد هزار

لیک داری دهمشته شاید بکار آمد بکار

غزل

سرسر بھر چمن اوس رخ نیز گپ من کا	بھی دلبر ہوا ہی پیشوا گمراہ مدفن کا
کے قافل ہزاروں سامی مجنون ہو آخر	پھاؤنی شعبہ تہا اوس پر کچھ چھوڑو نکا
عجائب عشق ہو گل خود رقابت کا کرین دیکھا	کہ لا الہ غیر غم میں ہو کبودی رنگ سن کا
ادھر تو سخت جانی ہوا دھرے سنگدل جانان	اقلاں غم بھی عالم سوز ہوا ان سنگ آہن کا
اجل بھی ہم تم کش بد نصیب و شوگر نیران ہے	لیا تھا سیف میں مارے ہوا تو قتل شبنم کا
یہ کالے جعد بستر کے اثر سنبل کا کہتو میں	نہیں ہرگز اترتا ہوا چڑھایا زہر ناگن کا
کھان تھو نجت بھیج کہ و شند پاسو فنا متی	ہوا پا مال پھیر بخت اذکر نعل تون کا
ہو رہی ہیں شمسباب تشقشہ کش کب سلمان تھو	اجی کل گاتے تھو اشکو ک ہندوت برہمن کا

غزل

جب عاشق ہو گیا ہوں اوس رخ ماہ اوجا	رنگ رخ بانِ جہان ہوں وہ الم احباب کا
جام دی ساقی لبالب وہ مومل ناب کا	منکشف ہوتا نشہ میں حال بھر خواب کا
کسطح نکلے مضامین اس پر نشان بحر سے	سطح کس جال ہوا اور ہو صفحہ آب کا
الاف لغت جنوارے پللیا جام فنا	شیخ تو سب مر چکا اب کل سفر ہے شباب کا

یہ کہ طالع حسن ہو سیار اس کا ہے خون	تا بمشتر خاک پتھر پیگا داخل باب کا
شک انی ہے مری گوہر فشان دو ستو	اند لئون اخوان بنا ہوں جن بلافت ابکا
مشک نیر سے نہ ہوش آیا رخص عشق کو	پیچ کیا جانے میساغش ہو سنبل تاکا
شمیر حکمت شرع الفت بیان ہے جو میں	یہ سخن تاج سخن ہے موز زبان بایکا

غزل

سوز دل مرہم کے کہنوں سے فوڑان ہو گیا	جب بجا کا نور بجز نار جو شان ہو گیا
سوختہ دل کی ترے جب اعظمی ہوا دل	وود شب میں خوں سے سوچ بھی بچان ہو گیا
جب لکھی تین گھنٹ کچھ لطف پیچا نکلی تری	باغ میں پھر رشک سے سنبل پریشان ہو گیا
کیا غضب ہرین پیچ کا کل گہات دل چل کے	کیسے بل کھاتے ہو عودا ناں بھی ناوان ہو گیا
آس میں بوسی کے عاشق تھا تنہا ارجان لب	ہاں آخر آج پر حست داران ہو گیا
ایسے تہکے معجم بحر الم سے لای عجم	دیکھ کر دریائے سر در گریبان ہو گیا
ابو راہ عشق میں گل کے جھہ مالک تری	کہ سا فرگور کا دنیا کا جہان ہو گیا
خط عارض نے تری پیچا نہ چوڑا بندرگ	رزق مودان ملد میں لاشہ بیجا ہو گیا

کیوں جی شمسِ چک چک کیے غریب میں عشق کے
پچلی ٹھوکر میں اصل اس و سامان ہو گیا

غزل

بس میں ہوں سب کے نیچے میں ناز واداسکے ہیں	اتم تو اسیرِ چند ہیں رلف دوتا کے ہیں
الجھے ہو سے جو رلف میں ماہِ لہا کے ہیں	حالے میں ماہ کے نہیں پائے نضا کے ہیں
بے منت و طالب جو تم آکے مشہدِصال	ای جان من اثرِ یہ ہماری دعا کے ہیں
بزمِ عرو میں جلتے ہیں اٹھتا نہیں قدم	دامنِ گرفتہ ہات میری التجا کے ہیں
سزا بیاپوہ شوقِ شرارت میں ہر جھلسا	بائیں نضد کے ہیں تو جہان میں باک میں
شونخی نکر بس اسے دلِ غارِ خراب چپ	پابند وہ صنم بڑھے غم و حیا کے ہیں
گرتے خودِ ظلمِ مرشت آپ ہوں تو کیا	پابند ہم بھی تورو صبر و رضا کے ہیں
کو تاہ کرو نہ دستِ ظلم کو میرے جان	عادی ستم جو پہنے کے خاکِ جفا کے ہیں
بے سر ہو سے جو لاکھ تو مجروحِ صد ہزار	اوسکے تو ناخونہ میں ہنر و لبا کے ہیں
بیر و سحاب کے تقدیر میں آل کے	یہ خوبیاں بس امتِ خیر الورا کے ہیں
خاموش شمسِ اپنے زبان کو لگام دے	یہ یاد رکھ کہ کوئی ہوں بندِ خدا کے ہیں

غزل

اوساتے بزم طرب ہوں جان بس چمان سخن	اک عجز یہ یہ غیظ و غضب ہے سبب زلزلہ امین
ہے شادمان ہر اک بشر سرسبزین نخل شجر	اک مین ہوں تفسیرہ جگر و شیریں سخن و سخن
ہے نبض کا چشمہ روان سیراب مین خوردگان	لیکن مین اک ہوں نیم جان حلیہ نشیب و مین
رکھتے مین غیاب سیم در مین الگ گنج و گہر	ہم پھر رہے مین در بدر محتاج مین ابلطن
اروڈ پیر ہو سدا رہی ہر کام مین ہیشیا ہر	یاں فارسی بے کار ہوئی تو ہر مشق کہن
جو لوگ مین و تغیر رجاء قانون مین ہر دستگاہ	جن کی ہے کچھ حالت تباہ کیا جانتی مین علم و فن
حالت لکھی ہے سرسبز ہے آپکے پیش نظر	ہے عرض جو بچہ نوگر و دیکھ مین یا سلطان دکن

غزل

واہ کیا طلعت دلکش ہے و سحر جوتون	نازد انداز نرالے مین دو بالا جو بن
ابھی سحر قضا ہمت کا باندہ ہے مدفن	ناوک انداز ترے ہو دین جو چشم پر فن
قتل لاکھوں کو کیا تو نے لاکھوں کو اسیر	زلف و واتاری مکار مین آسمین رہن
دم گلشت نظر گل سے ہو جو دو چار	تو طبا پنچون سے ادا کے ہوئی غلی سن

دن قیامت کے مرا ہاتھ ہے تیرا دہن
ما تم شمسے بین میا ہی بھیکا و شبنون

جقدر جی من آئی تیرے سنا لے ظالم
دو گر موخ ملاطم خوش زن بجر اشک



غزل



بھی جاتی ہے کشتی حیات آہستہ آہستہ
دو دریا سے گذرتی ہے ثبات آہستہ آہستہ
کھان رہبر لئے جاتا ہے سات آہستہ آہستہ
کہ ہم کو کینچ لیتی ہے حیات آہستہ آہستہ
کہ پھر سر پر چلی آتی ہے رات آہستہ آہستہ
ہمیں اب لینے آئی ہے وفات آہستہ آہستہ
چلی جاتی ہے شمسے کی برات آہستہ آہستہ

کناری ہوتی جاتی ہے نجات آہستہ آہستہ
نفس اہرین لیا کرتی ہے بحر نور و ظلمت میں
یہ طالع قضا سوئے فنا کہتی ہے کشتی کو
خوشی ہے غم بڑھنے کی خبر اسکی نہیں کچھ
آطمی کس مصیبت سے ہوا ہجرت کا دن آخر
جوانی ڈبل گئی شوخی شے پیری نے اگیلا
فنا کے دوش پر حسرت کا بہرہ لانا ہمارا دیکھ



غزل



گیتی کو تنزل ہوں فلک پر ڈھل جائے
امید کا کہنا ہے کہ ہمارے سنبھل جائے

نعرہ جو کہ دن آہ دل ستم نہو کل جائے
حسرت کا قضا ہے لب گور ہو جلد سے

شعلہ ہے ہر سو کا ہے سراپا و بت نماز
سمجھائیں منائیں وہ کریں اولیٰ خوشامد
ای حور لقا و ای پیری چہرہ و گل نام
کس دن کی دعا مانگوں کس رات کو روں
اوس شوخ سے کہد و کہم نزع نہ آئے
شمسے جو ہی شوریدہ سرفراز طبیعت

سایہ جو پڑے شمع یہ فانوس میں بجائے
گھاگشت میں گلشن کے مرادل جو بھل جائے
لیلیٰ ترے مجنون کو اگر دیکھ بسے تلچھای
دن حشر کا ہے رات قیامت کی جو بھل جائے
اوس طلسمتِ زیبا یکہمین دل نہ بھسل جائے
سکر عین غزل عرقِ نہشت میں وہ گل جائے

کیا تباہ خود غرض سے آشنائی کیجئے
ای دلِ نادان نہ مانئے کچھ بھی تو نے عقل کی
دلر بادلیں وہ دلِ لبر میں دونوں ہیں رز
بستہ زنجیر الفت ہوں ایسر سرج و دم
حسن دل آویز سے مجھ کو کیا نیرِ اعلا
اترا بند اپنے بائیں جوڑ کر تہا ہی کیا
شمسے یوں تو بھان ایا کلام بھی جلتا نہیں

درود لکی خود مرض سے کیا دوائی کیجئے
اب جنون میں آپا پنہ جگھ ہسا کیجئے
وصل کس سے ہو بھلا کس سے جدائی کیجئے
سنگدل کے در پہ کیا خاک اب رسائی کیجئے
اب برائی کیجئے یا کچھ بھلائی کیجئے
سدا کر اچھا اچھا ہے دفائی کیجئے
ہاں مگر کچھ مسخری اور بھلائی کیجئے

غزل

چپکے تے ہین جو قطر عرق کر گیسو جانان سے
 چپکے ہین چاہ پر دیوانے اوس شوب و دلان کے
 شہید خجرا برو کو دنیا چشم مرقد میں
 نظر بند آنکھ میں رکھ کے دوکا لونی ڈرائے
 ہوا کی دست دیپائی سحر کہتے ہین تر و کا کل
 ہوائے کفر و شر کا ب بہر گئے ہر کانٹے میں

گہر دیکھو برستے ہین پیالے ابر نیان سے
 محجب کیا جو کل آخر تم اب چاہ کنعان سے
 سر و مشکبج ہو پوچھ اپنے خون آلودہ داناں
 کھل جاؤں سمٹ کر جسم ابھی ہنسی کی، اندھ
 پر نچے دکے ہو قس میں بیان زلف پریشاں
 خدا پا لائے ڈالے شمسے اوس بے دین دیاں

غزل

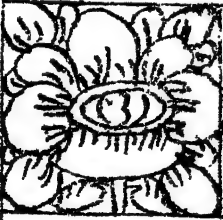
تغیر ہے رخ دلبر غم آتش نہانی سے
 کیا ہر خنید سینہ میں شہر آہ دل مخفی
 زیارت اوس مہ انجم کی سادہ دو بکتا دل
 تہداری عشرت ہر شے کی بد لے لے فلک مجھے
 بنو گانا تو ان چہرہ سا جہان میں اک دل نعل

شمع رو بن گیا ظالم میری اخگر شانی سے
 زراہ دید کلی آہ صد آن ترانی سے
 گہر بن رخ نگاری کو وہ نکلا اشکرا نے سے
 وہ گردان گردش ساغر سے میں دور اسمانی
 نہ پھڑکا خجرا تران تلے جانکے گرانی سے

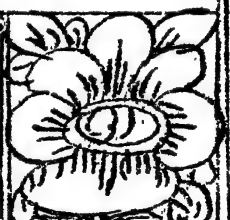
نہجہ وہ جان بلب بھی دیکھ لے کیوں نہیں مٹے	یہ طعنے ہم سنا کر کٹے ہیں اپنی سخت جانی سے
مہر قحس کا ایسا ہوا ہے کج بین زبیا	نفسہ نقش نقش و رنگ ہم بھرا دوانی سے
سناوشی بھلا انہی تجھ میں کیوں خود ستا کی ہے	غل آیا روی میں قافیہ کی تنگ سانی سے

سُورس در بیان معراج خواجہ سرور دو عالم شرف الانبیاء فخر آدم جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم علیہ السلام و علیہ السلام و علیہ السلام

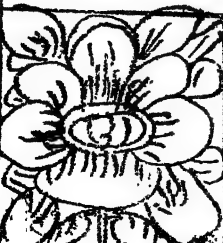
ای غلامہ اعجاز پر کچھ اعجاز دکھا دے	اے منہ الفاظ کوئی ساز سدا دے
ای لعبت مضمون کچھ انداز بتا دے	اے جو شش طہیت مجھے متناز بنا دے



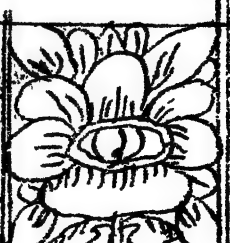
تقریر فصاحت و نزاکت جبری ہو
سیرتہیں اگر حور تو صورتہیں پری ہو



کچھ جاکے وہ نقشہ کہ ہوائی کو تجھ سے	ڈھل آئے وہ مضمون کہ ہو ہر دل کو تجھ سے
الفاظ میں معنی ہوں وہ معنی میں تقریر	ہو غیر کہ بر تو سے طہیت کو نفیر

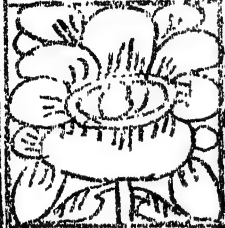


جو چمکے کہ ہوں خاطر دگی سے بنگلے
جانکا ہے ہر دل سوزی و تیر سے بنگلے

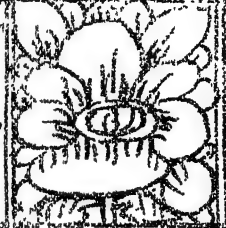


گنبدِ نیش کہ ہو بخارِ دہی رشتہ شد
گلدستہ مضمون سخنِ جانِ ہر خط

ہر خطِ مینِ ہر لفظِ زلفِ مہر
ہر حرفِ درخشندہ ہو شلِ تہِ انور



نغمہ بر جسے گنگہ غنّی پیو جوان ہوں
بیتِ مینِ مینِ ہو دین تو سکتے مینِ مکان ہوں

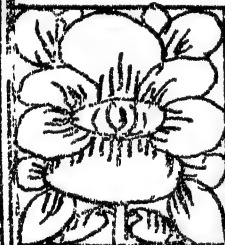


نغمہ بر سلاست کی چھٹی پھول پڑی ہو

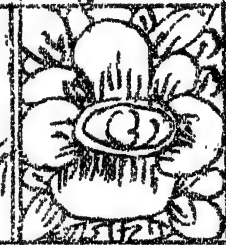
تھوہ عبارتِ درستی کی لڑی ہو

بہارِ ہاتھ دعا کا اٹھے تاثیرِ کھڑی ہو

سماںِ سخنِ پیشِ نظرِ نیک گہی ہو



اے درِ سخنِ سوزِ ہو پتھر کے جگر مین
آئو بھین دریا مین تو انکارِ مین بر مین

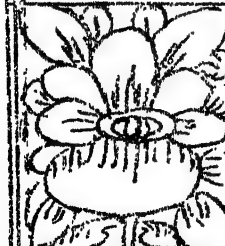


ہر بارِ سخنِ تازہ گلون سے ہو موعظ

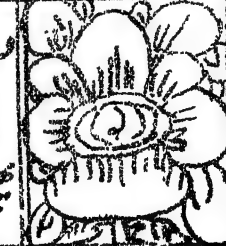
لے فکرِ خیالِ بان تو حضورِ مین ہر حاضر

مستی مینِ لگین جو نئے شمشاد و صنوبر

نخن سے محاکبِ کوہِ کئے ناؤ اذفر



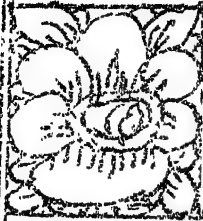
وہ نخلِ لکڑی کے تو گلستانِ جان مین
بیلِ جگمگاںِ بخشے مجھے باغِ جنا مین



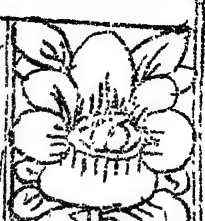
نیزنگ سخنِ ملکِ گہر بارِ تبادے

خواصِ خیالِ آبِ درِ شہوارِ گھاہے

بجاس سخن کا سر بازار نگاہ سے
سنجیدہ کو حائل کو خریدار بناو

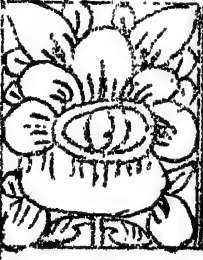


خزوں کے صفین باندہ مضامین کے سر باندہ
الاس کو کسر باندہ جو کچھ باندہ کبر باندہ

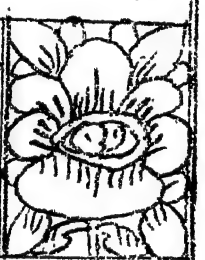


نقطہ غمین غایت ہو تو غم غمین نہ رکت
بناش میں رستی ہو عطا کردہ عمارت

بہ انداز طبیعت میں ہو جدت
دل پھلے بیان پروردہ زبانیں ہو سلاست



تقریر کو محو اس سے ہر اک فرد بشر ہو
کتے میں خبر ہو کے کیکی نہ سیکر

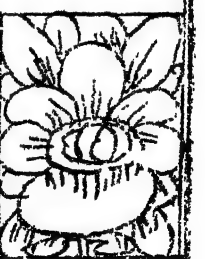


وصف ہی زبان سے اریچہ پینہ زنی ہو
اعز و طبیعت چھ تر ہی نسخ کنی ہو

کیا حال ہے شمس کی جی کیا دل میں ٹہنی ہو
کیوں جانے سے باہر ہو چھ کیا گشتی ہو



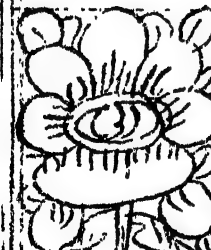
پتا جو کڑکٹا ہے وہی جلد ہرے گا
جب گل گلے گل چین کا وہن ہاتھ پڑکا



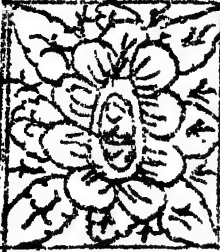
مشاطہ نہیں چاہے کبھی روی حسین کو
پروانہ تجلی کی سیلوان کی نگین کو

صاحب نہیں افشانی کبھی زہرہ جبین کو
زربفت نہ درکار کبھی ساق سین کو

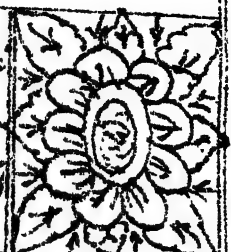
جہاں کیا کرتے ہیں انگریز

		
	<p>چھوٹا اس کو نہیں کہتے کہ بکے نہ دکانے انہار ہونٹوں کا چھوٹا لارے کی زبان سے</p>	
<p>عاشق اس کہتے ہیں کہ الفت سے ہوا مال ورنہ چھ شل سب میں ہے مشہور و معروف</p>	<p>موصوف وہی ہے کہ صفت اس سے ہو موصوف موصوف کے افعال صفت سے ہیں معلوف</p>	
	<p>ہاں بچے کو اپنے کبھی بھدا نہیں مکتی گوں بھی وہی کہ کبھی کھٹ نہیں مکتی</p>	
<p>محمول خوشامد سے اسے کرتے ہیں خوش اکثر چھ کھا کرتے ہیں موصوف و صفت کو</p>	<p>ہو بیفک کہ جائے جو موصوف کے برود موصوف نہ بخیر اس کا ہے اوصاف میں بدبو</p>	
	<p>اک تیر خط لکھا ہے سو فائدہاں سے نتا جو بیتچ آپ کو غیر و نکلی زبان سے</p>	
<p>جوداد سخن چاہتے ہیں برسہ نخل</p>	<p>ہنجیدہ مزاج ان کو نہیں کہتے ہیں عاقل</p>	

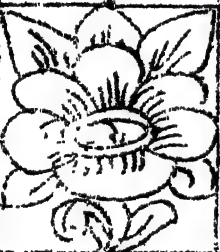
عمار کیا کرتے ہیں بیدار جو مشاغل | موخہ دیکھو سو تعریفِ مذمت میں



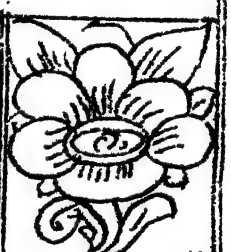
غفلت میں جسے صرف سمجھتے ہیں روزِ دم ہے
آپ اپنی مذمت کی طاقت یہ کیا کم ہے



انسان وہی ہے کہ سرِ عجز چمکائے | دلدار وہی کہ خودی خود سے بھٹکائے
اعلیٰ وہ دماغِ اوسمیں تکبر نہ سمائے | کامل و سخنِ سنج کہ توصیفِ نیا ہے



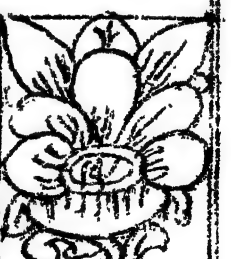
حاجت نہیں کہنے کی بھلا شہیدِ بڑا ہے
پر کیگا او سے جو ہری جو ہر جو کھرا ہے



جو عقل و شرافت ہی تکبر سے ہو مفقود | باطن سے ہے غرِ اربیل جو ملعون و مود
اس سے ہر تیرہ خاک ہیں شداد و عز و | کی راہِ نجات اُسے ہے فرعونِ پسند



ہر پاؤ کیا تختِ کمان کو بھلا اسے
کیا کیا نکلیا کامِ جہان میں برا اسے



قربان اس ارشاد کے کی خوب نصیحت | آپ اپنی صفت کرتے ہیں غیرِ فکری ذلت
کہ یوں نہ کہو گے تو ٹکے کیسے رفاہت | گر لاکھ چہاؤ گے چہ چکی نہ پشت

انگشت نما آپ ہی انگشت نما ہے
 و کھلا کے جو دیکھو تو کہو گے کہ بجا ہے

بس نفیر غالب کہو باتیں نہ بناؤ۔
 بھلاؤ نہ باتوں میں محب ظالم نہ جاؤ
 یہ جیسے حوالے کسی بچے کو نہ دیا
 وعدے کے مطابق وہی تقریر سناؤ

تقریر جسے سننے والے پیر و جوان ہرگز نہ
 حیرت میں نہ آئیں نہ وہ دیکھتا تو سن سکتے ہیں مکان ہرگز نہ

دلچسپ عبارت تو بتاؤ کہ کہاں ہے
 تقریر دل آویز ہے نہ سحر بیان ہے
 جو کہہ کہہ کہ بھان لکھا ہے وہ سب پر بیان
 جو چاہیں کہیں آپ کہ پاس پذیر بیان ہے

بائیں چہ نہ باتیں وہ کام آتے ہیں کہ
 بادل کہ گرجتا ہے برستا نہیں کہ

غور و خیالات لہرتی ہے طبیعت
 افکار میں بن بن کے بگڑتی ہے طبیعت
 مطلب سے نصائیں بگڑتی ہے طبیعت
 تب جال میں شہباز بگڑتی ہے طبیعت

نزل ہے خوی سو پنج کے اس اہ میں قدم رکھو
 نزل ہے خوی سو پنج کے اس اہ میں قدم رکھو

ان خوب سمجھ کر سرِ قدر طاسِ قلم کر کہے

ان بے طبعیت کہ جو میرا ج سخن کی
صفت گنجائی با انواع سخن کی

اٹھ جائیجے اسی بحر سے امواج سخن کی
بالائے فلک چو نچے صدا آج سخن کی

وہ چہ پیر ترانہ کہ ہو نسلِ صلے کا
سیار فلک آج ہے محبوبِ خانہ

منہ کے پہاڑ و زمین چہ پائیدار اعظم
ہو تھے مین ملائکہ کے گردہ در پہ فراہم

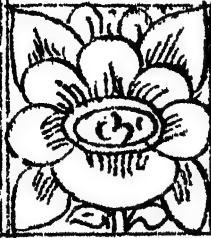
پر دہ ترا میم کا احمد واحد مین
پوینچانہ نیچی کوئی اس گرد کی صد مین

ایک چادرِ ظلمت مین جہان لٹتی تھی اوس کن
دانا تھے خونِ ناب تو با خواجہ تھے نادان

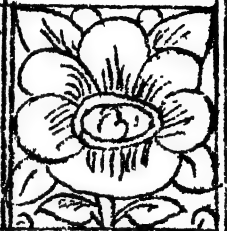
طلعت مین اُبھاتھا قمرِ قضا نہ جلا تھی
منہ تھو تھے اوس شب کا شبِ وفا بھی

کیا رات سہانی تھی کہ پہر پہر کے نہ آئی
اپنے سے بیگانی تھی کہ پہر پہر کے نہ آئی

احق یاد یوانی تھی کہ پہر پہر کے نہ آئی
واندوہ سیانی تھی کہ پہر پہر کے نہ آئی



رحمت کا وسیلہ تھی شفاعت کا سبب تھی



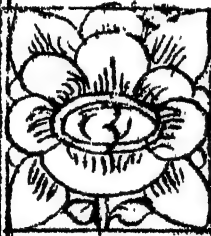
شب گشت اسی شب میں تھی سلطان عربی

جھوٹا ہوا بی جہل تو صدیق ہو سچا

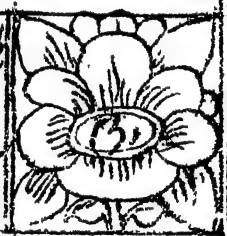
عالم پہ چو ظلمت تھی وہ دنیا پر وہ اخلا

فیاض علی ابن علی سید شہدا

عادل ہو عمر شرم میں عثمان ہو کیتا



ہاں صدق کہیں عدل کہیں شرم ہی تھی



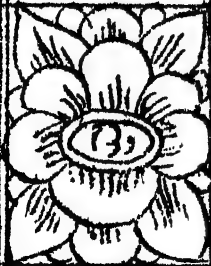
کیا نقد رقم محاسب مقدر میں پٹی تھی

بیشل ولایت میں شرافت میں تھی کیتا

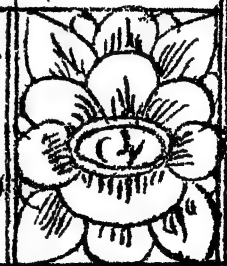
بحر ت میں لائانی سخاوت میں تھی کیتا

بس چلنے پر مظلوم شہادت میں تھی کیتا

سلطانِ دو عالم تھے پر غربت میں تھی کیتا



جھوٹے قہ پیاسے تھے گرفتار ہلا تھے

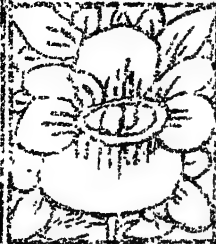


است کے شفیع اور تہ تیغ جفا تھے

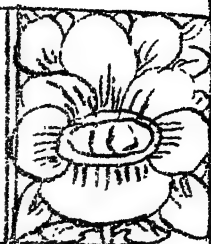
گہر بار لٹا اور نعم فرزند بھی کھسایا

بہر حرف نکایت زبان پر کبھی آیا

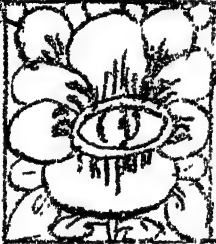
اف تک نکہا سر کو جو خنجر سے کٹا یا
 ان ہر تو کھا بخش دیا است کہ سدا یا



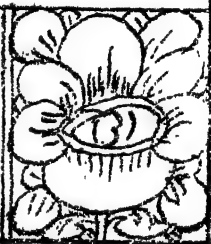
اوسکی پر رعایت نہ جسے پاسا اور سب
 ہم غنیمت سمجھتے کہ یہاں مسرت ہے



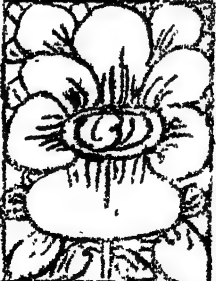
عالم تو حقی تار یک پر تلاکشتے پر نور
 فلست نخی گہری یان تو دہان نور تمام
 اک خانہ نیز گمین دور بگ غم محصور
 دنیا میں شب قدر تھی بالائے فلک حور



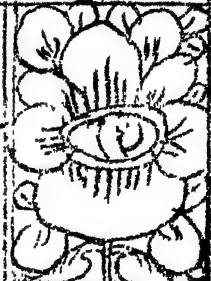
محبوب و محبوب شمعین دہان عبیدلے تھے
 بالائے فلک یان مہ و خورشید ملے تھے



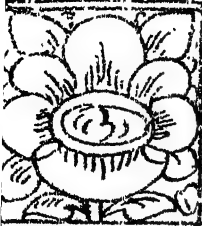
کیا قدرت خالق خفی کہ دن رات تنہا اک جا
 اللہ سے شکوہ ہر دم سات تنہا اک جا
 کیا رعب تھا کہ نور وہ ظلمات تھے اک جا
 ایک غور کرو کہ نفی اثبات تھے اک جا



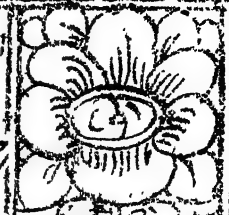
لٹنے سے شب دروز کے دن ساتھ گھومتے
 رویت سے نہ لو کہ پہننے دو کٹے تھے



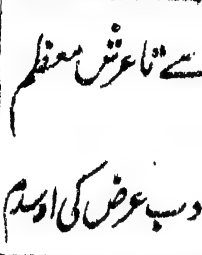
کیا حکمت غیب تھی اور شانِ آطمی
 اک قطرہ رحمت بین عقی فرقاب خدای
 اک دن تنہا کہ اطمین پائی نہ رہائی
 مختار وہ عالم ہوسے اک رات وہ آئی



اوس شب میں بلا داجو تھا او عین سبب تھا



رحمت تھی سیماں شب میروں حان نہیں غنیمت

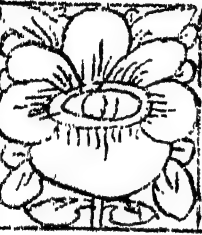


اک نور دیکھا فرش سے تاعش معظم

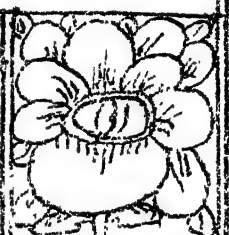
بیدار نہ ہو سنا اپنے چہرے سر در عالم

جبرئیل امین نے بادب عرض کی اودم

الواروہ اسرار جلوریز تھے باہم



سکار میں آج آپ کے آمد کی خبر



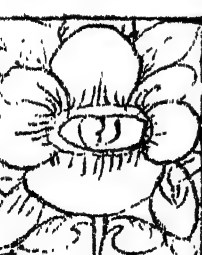
تھا کہ تو محبوب کا منظور نظر

چھٹائی عبا نور کی خوشہدفت کو

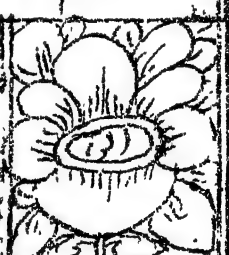
قریب چہرے کے رسولِ دومر کو

غل تھا کہ لونانی سے چلے دار بقا کو

چہرہ ترقی مجسم بٹھا یا جو شہا کو



بائیں لہا کے سواری تھی نبی کی



چہرے شوکت و شہت نہ سلیمان کو ملی تھی

اشتر کی سی گردن تھی تو قاست میں تھا نجر

انسانی صورت تھی وہ حیوان کا پیکر

تکلی تھی ہوا او سکودم سر و بہر بہر کر

جون برق خراں تھا جو بے پر کے وہ پیر

نسبت تھی اسے برق سحر باد و شر سے

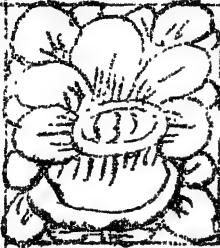
آئیں بڑھ رہا تھا لی کو س نکالے

یہ بجز رسالت تو ہر دست کا وہ چشم

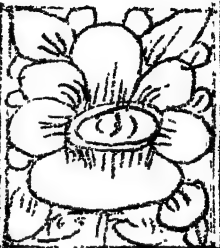
راکب میں جو اعجاز تو مرکب میں کرشمہ

جو عورت کی ادا سے بجا لایا وہ زمرہ

پہر حجت خالق تو نبوت کا وہ شمش



جو راکب مرکب سے عیان جاوہ گری تھی
ظاہر تھا کہ تہفہ میں سلیمان کے پری تھی

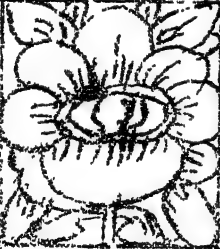


قل تھا یہ جرم میں کہ جلی باو بھاری

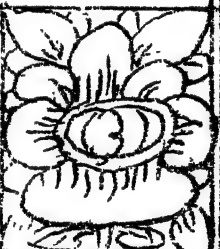
اس شوکت و شمت سے چلی جبکہ سواری

سر شیمہ نہ اس کے ہوی اس پر جاری

آٹھلی میں پکارا تھا کہ ہیں حجت باری



خالق کے سوا تھا نہ پتا ارض و سما کا
اوس وقت ہٹا نور رسول دوسرا کا



سوئی کا یہ سترنج ہے شمس کا فست

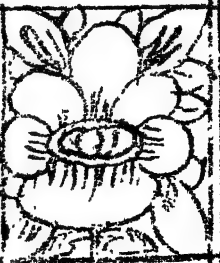
واحد کا یہ سایہ ہے خلف فخر سلف ہے

یہ ایک ہے آمد کی خبر جاوہ ظفر ہے

قرآن ہے گواہ مصحف ناطق کا خلف ہے



آدم تھے ابھی طین میں اور آپ نبی تھے
انہ کہ پس تھا نہیں جب باہینی تھے

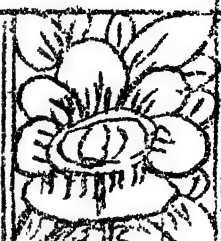


سجود ملائک اگر انسان تھا تو بیچہ تھا	جو شوکت و حشمت میں سلیمان تھا تو بیچہ تھا
گر نوح کی کشتی کا نگہیان تھا تو بیچہ تھا	یوسف کے اگر حسن میں پنهان تھا تو بیچہ تھا

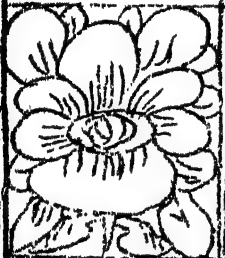


ہر عہد میں جو رتبہ معراج بڑھا ہے

خاک کی بھی بنا تو سہرا فلاک چڑھا ہے

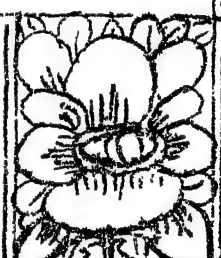


گروہ و وحی شان آسمیٰ میں نہیں ہے	اس سا بھی کوئی سارے خدا نہیں نہیں ہے
واحد حق ہے کہ دو وصل و جدائیں نہیں ہے	تدکوریجہ داود و نسا میں نہیں ہے

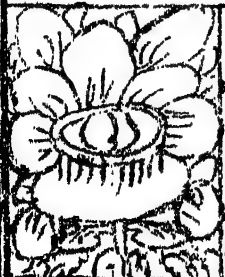


برسونکی عبادت میں نقطہ نیک ہے تھے

یاں راہ میں مرکز و محیط ایک ہے تھے



ہاں خالق کو نہیں پہان سپہ لولاک	واں پانچہ الہ الزم پیمان پنجتن پاک
واں چارہ فرقے بھان صاحب ادراک	تھکوم وہ خالق کے اطاعت میں میں چاک



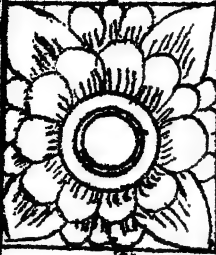
کیا فرق بجز یہ ہے احمد و احمد میں

یہ یہ ہے تبار ہے احمد و احمد میں

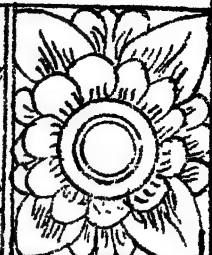


آقسی میں جو یونیا وہ شہنشاہ سرفراز	رد خون سے کی آستکے اکرام و اعزاز
------------------------------------	----------------------------------

چرخ جانبافنا کہ جو حرف رفتن کی پرواز
ظاہر تھا کہ کنجشک لئے جاتی ہے شہباز

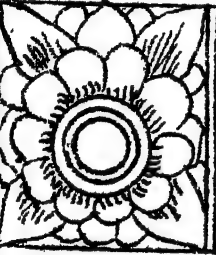


ہمت نے وہاں دامن لولا کہ پکڑ لی
ہیریل نے بھی خوف سے فتر اک پکڑ لی

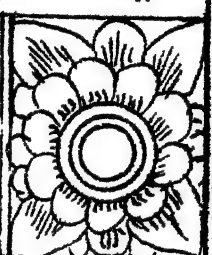


وہ تیز اڑا جاتا تھا شہد نیز دعا سے
ہر اوج میں بالار ہا وہ فضل خدا سے

ہر گام پر سبقت تھی اسے پیک قبا سے
تندی میں بڑھا رہتا تھا وہ سرو ہوا سے

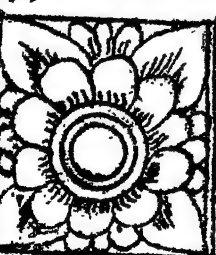


شیدیز کہیں برق کہیں اور کہیں بام
ہر جائے نیاز نگ بدلتا تھا پر یزاد

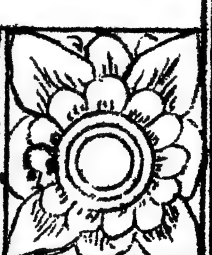


وہ آسے گزرا پہ اسے بیرون پونجی
وہ نار سے گزرا اسے لوزرون پونجی

وہ خاک سے گزرا پہ اسے گردن پونجی
وہ باد سے گزرا پہ اسے سرون پونجی


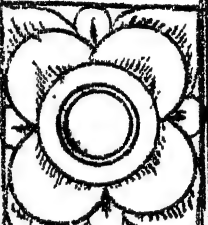


راکب جو جہان میں شہ ایام ہوا تھا
ہر کرہ میں مرکب سیرانواع ہوا تھا



پونچر نہ وہاں اسپ تصور و خیالی
راکب جب جلالی ہے تو مرکب جمالی

کیا حکم لگاؤں کہ وہ ہیں اذن کے خالی
ہر دوہین مقابل میں ضرور کی مثالی

	<p>کیا سب کرے تکرارہ سبیاں فلکے</p> <p>حالات کہ بجا ہوش نہیں جن دما کے</p>	
<p>نہ صاحب حکام ہوں نہ منکر تصدیق</p> <p>اتنا تو کھلا بعد بہت غور و تعمیق</p>	<p>یہ ان ہوں کہوں کیا کہ نہ تشریف نہ تطبیق</p> <p>سگریم تحقیقت میں ہوں ہوتی نہیں بقیق</p>	
	<p>عالم جو میرے شے وہ صنعت ہی خدا کی</p> <p>میراج ہے تصدیق رسول دوسرا کی</p>	
<p>محسوس مگر صورتِ آئینہ شرف</p> <p>مدرک نہیں معقول کہ اسکو کرے اصناف</p>	<p>مدرک نہیں ادراک میں وہ صاحب اوصاف</p> <p>منقولین بہم ہے تیز ادراکی نہیں ہست</p>	
	<p>پیشی میں ہے معقول کہ میراج نبی کا</p> <p>کان سموات کا یاں ذہن غیبی ہے</p>	
<p>کیا خاک کرے دہن بچان صدق تصور</p> <p>حسرت رہی حکم کو محقق کو نتیجہ</p>	<p>کیا نفس مجرور کرے تکمیل تصور</p> <p>کیا نسبت سکین و کیا قطع و تاثر</p>	
	<p>وعدت میں نہ باقی غنی حصولی و حضوری</p>	

یان رات میں اک جو گئی کب جی ضروری

کیا فکر سا کر کے مجھوں کی تحصیل
تسکین بھر کو نہ معقول کو تفصیل
جب ہل نظر سے نہ کی معرفت کی گئیں
جب غور سے دیکھا تو مترادف ہوئے تفصیل

یان غور مکان پر کہ مکین ہے یا نہیں ہے
الا کے سوا اور ان نہ مکان ہو نہ مکین ہے

کیا نقل مطالب میں کرے ذہن مبدی
موضوع نہ محمول نہ جبری نہ مساوی
ما فوق تعقل ہیں اور امر و نوا ہے
اسکان بشر یا بے کسب سرار آملی

مانا پیچہ کہ خورشید سے پر نور تر ہے
کیون مہر منور ہے کہ اسکی بھی خبر ہے

یان حضرت منطق کہو قانون سکائے
شفق نہیں کام اے بچان پیرید
دکھلاؤ تو معقول کے جیلے و حوالے
آئینہ خاطر سے کہ ورت جو نکالے

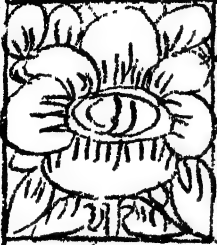
تصیح کر کے خال کہ وہ آپ غلط ہے
بطا کہ سود دیگی کہ طوفان میں ہو بلا ہے

کیا لف مولف ہو موشح و مدلل

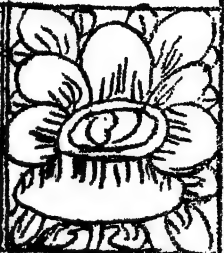
جب لمغیر تنہا ہی ہے سلسل

منطق نہ سکھے جسکو شج و ففصل

کیا جو ہر ذاتی کرے جو ہر سے مکمل



جو دور و مکمل ہے وہ کیا نقل نہیں ہے



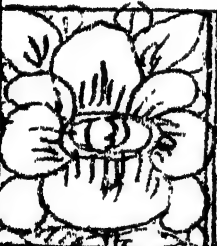
منطق میں مگر نام کو بھی عقل نہیں ہے

دعویٰ یہ کیا تھا کہ صحیح اسکی ہے ترکیب

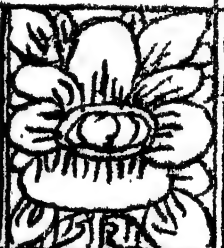
اجزائی کثیرہ کو جو منطق نے دی ترتیب

یاں شب میں ہوئی طالب برطاوہین تفریب

تقریب مرام اس کو کھا اور اے تہذیب



معلوم و معارض تو تہ خاک پر پڑے تھے



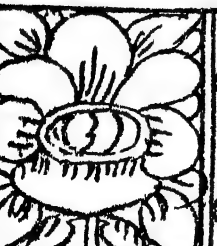
اب مونہ نہیں آتے تھے بہت مونہ جو چہرہ تھے

مفقول پہ چلتا تھا براہین کا شجرہ

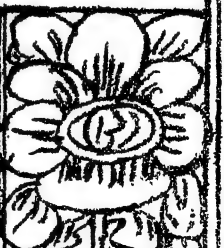
منطق سے عداوت کا جو پیمانہ تھا لبریز

یہ دیکھ کے منطق نے بھی کی سیف سانہ

حملہ تھا مضامین کا طبیعت کی تھی ہمیز



نورہ یہ کیا عرصہ محبت میں کہ خاموش



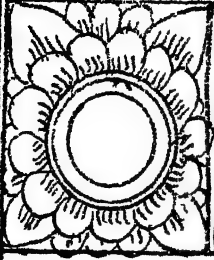
کیا مفر خراشی ہے او احسان و فراموش

جو محسن و مشفق کو ہر کنچہ نہ شمشیر

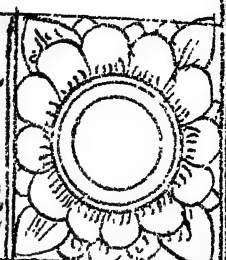
آجہا بھی جہان میں نہ ملیگا کوئی بے پیر

میں نے مسکھائی تجھے "تالیف و تقریر"

تصدیق کے امثال انصاف کے تضاد پر

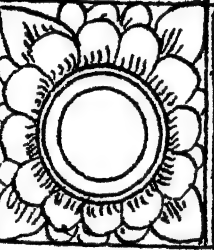


میں نے تو بھلائی کی ولے تو نے دغا کی
ان سخت خطا کی جو مجھ میں یہ جفا کی۔

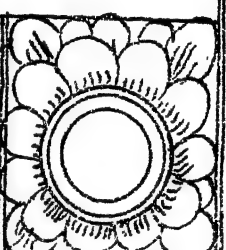


تسلیم نبوت کی جناب شہ ابرار
مرد و دوطہر ہے جو اس سے کر بخار

خالق کو کہا میں نے بھی ستار و عقار
وہ مظهر فیض دو عالم کا ہے مختار

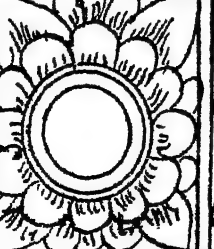


کیا حدس میں سب کچھ یہ کہہ صاف نہیں ہے
شکل یہ کہ تم لوگوں میں انصاف نہیں ہے

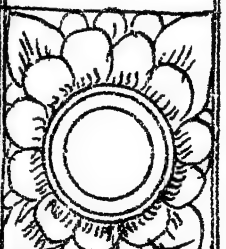


اور کس نے دیا منظر اعجاز سے تطبیق -
کس چیز نے کی مذہب اسلام کی تحقیق

ہاں ممکن و واجب میں کیا کس نے تفریق
کس محبت قاطع سے ہے مواجہ کی تصدیق



منطق کو جو کہتے ہیں رہ راست بھٹکی
نقل ان کو چہ ہوئی اور نہ کبھی پاس بھٹکی



تقریر منافق کی سی کرتے تھے بھد شوق
سب نے کھا امکان بشر سے یہ ہو مافوق

گو جمع وہاں پر تھے مخالف کے صراطِ حق
وہ کون تھا تسلیم کا چھنایا انہیں طوق

	ندامت سے بھی وہ کب بند ہو سکتے ان پر تعقل سے تو لب بند ہو سکتے	
الحاد کا قہر آشور عقاب پر بین سر ازل صفک را ساق مستقیم بشو کہ شمل	نہایت قدیم اُس جا حور پا سے تعقل عابد کو نسا اٹھا عبادت میں تسارل۔	
	اُس عہد پر آشوب میں حلقہ قبا عجم کا نہایت خدا کی تھی و منطق کا تسلیم تھا	
و ان جان نشانی تھی ایمان عذب بیانی ظاہر میں وہ فانی تھے تعویذ غرق معانی	و ان سیف زبانی تھی یہاں طربانی و ان نبض غنائی تھا ایمان لطف سبحانی	
	معقول کی عزت فقط اس سے ہی بڑھی مذہب کی سپر ہو کہ وہ لاکھوں گڑھی	
منطق کو اتحاد یکہ تھوڑی سی تکلیف ان لوگوں نے منطق کی تزلزل سے کی توفیف	گر آپ کو شک ہو کہ منطق نے کی تالیف تجربہ بوسحاق کی متین کی تصنیف	
	یوں لکھتے ہیں وہ نیکی منطق کا حوالہ	

ما منطق کے ولایت میں ہے ہر کبڑو کو سنبھالا

منتر پڑھنے کی اسلام کی ہر وقت حمایت
 امد و محقق کی عُلم کی نیا بست
 از شہرِ نوکی بائیں سائی چوڑی رُست
 آخر یہ کہ کی ترکہ قدر کی رفاقت

جنگے کے رفا سے کیا میں نے کنا
 وہ سینے بان دل کے دستیہ میں دوپٹا

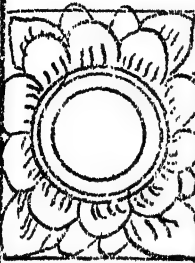
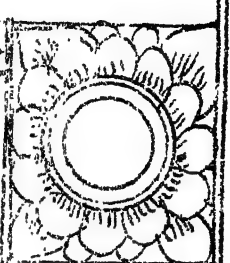
کافر کوئی کہتا ہے کوئی کافر مطلق
 باطل کوئی کہتا ہے وہ ملحد کوئی ناحق
 بے پیر کوئی کہتا ہے کوئی سرے شفق
 وہ سیف زبانی کہ دل تیغ و سنان شق

سہرا بھی ہوا کوئی جو منطق کا خریدار
 تو رسوا اسے کرتے ہیں ملامت بازار

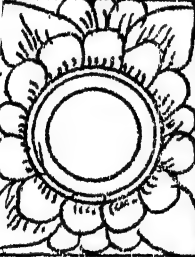
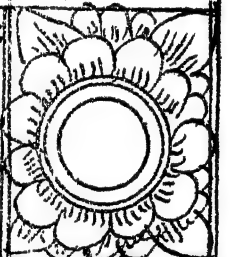
مناقل ہو تو کہنچو نہ درویش کی کبھی سیف
 جابل ہو بھی آپکا غلام ہے بہر کیف
 ترجیح بہر کیف ہو سرِ مالو علیٰ اصیف
 جو دوست و دشمن کو نہ بھیجا تو حدیف

محسن جو ہوا اپنا برا اس کو کہیں سکتے
 اچھا جسے کہتے ہیں برا چہر نہیں کہتے

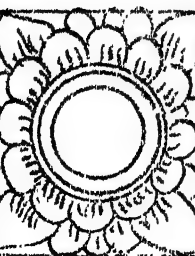
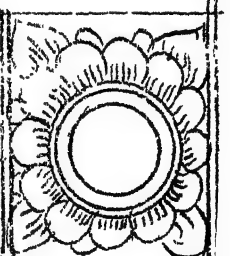
یہ شمس جہاں سے جبین پاتا پڑتا ہے	نہ عین کی تحقیق کی نہ نوع کی ترمیم
نہ فصل کو سمجھا نہ مشہور و تسلیم	نہ مطلق و مطلق میں کی کچھ فکر و تفہیم

	نہ شمس جہاں سے جبین پاتا پڑتا ہے	
	نہ مطلق و مطلق میں کی کچھ فکر و تفہیم	

دیکھ نہ صدف لیک گہرا دبنے میں	نیشہ نہ لیا ہاتھ میں فریاد بنے میں
خود دام المین وہ میا دبنے میں	آتا تو نہیں کچھ مگر استاد بنے میں

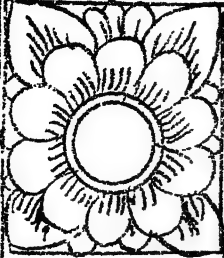
	نیشہ نہ لیا ہاتھ میں فریاد بنے میں	
	آتا تو نہیں کچھ مگر استاد بنے میں	

قاموش بیل و رہبر پیران ریاکار	کیا نیش زنی ہے یہ خبردار خبردار
کلمات مزخرف یہ نہیں تجھ کو سزاوار	یہ رطب لسان قاعہ بویا الوالا بصار

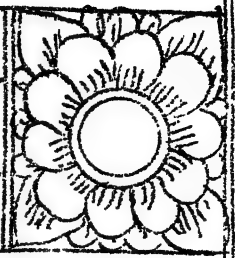
	کیا نیش زنی ہے یہ خبردار خبردار	
	یہ رطب لسان قاعہ بویا الوالا بصار	

وہ بچہ نمون جسے دیکھ سکے وہ ہر دور	ہو تیر نظر کا دلدار شانہ
------------------------------------	--------------------------

باز نہیں لہجائوں دلِ حق و دانا | ہنس ہنس کے تیشہ میں اتار زمین سنا

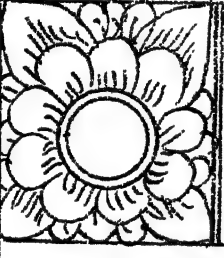


بے ہوش سہمی پر غلط نظر حق ہے
بچہ تو ہے بڑھون کو گڑاؤں سے قلق ہے

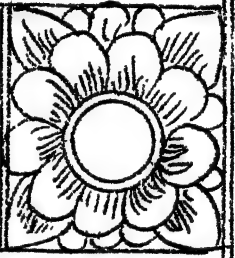


اپنے دیگانے کو کیا جسے سرافراز
کیا صدق شکاری ہے پھر پیرو غل باز

ہر محفل و مجلس میں جو ہو صاحب غراز
حیرت کہ مدد دیوے تری طبع نما ساز

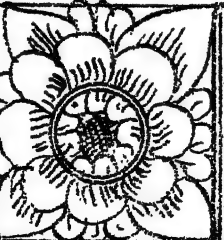


خواہانِ مدد تو ترا استاد ہوا ہے
اسلام کھین طالبِ مدد ہوا ہے

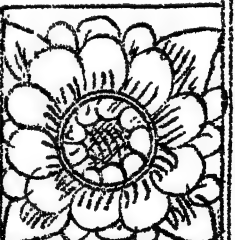


دہری کی بن آئی و ملاح کمی ہوئی دھوم
در پردہ پھر کوشش تھے کہ اسلام ہو معدوم

جب سرحد اسلام میں پونچا قدم شوم
ظاہر میں رہ تھے و صدرِ سلام ہو مہوم



ہنس ہنس کے اڑا تے تھوڑے اور پوچھتے روکے
اسلام کے پیچھے تھے پڑے ہاتھ وہ دھوکے



مرجھانے لگا گلشن تو جید خزان سے
کھلا گئے سب غنچہ و گل سحر بیان سے

جب راسخ الایمان اٹھو باغِ جہان سے
جو نخل تھے نوخیز کے طیف زباں سے

کعبین کہنی تشقہ تکفیر جبین پر

کنڈہ کیا الحاد کو ہستی کے نگین پر

میرے جو معاون تھے وہ ہیں خاکِ خاک

اسلام نے دیکھا کہ بچہ ہیں دشمنِ خاک

جو غرورِ جاہلست میں تھوڑے ہو گئے بیباک

ہے چار طرف سے دور، بھائی خدا ناک

ناچار رکھی پیش نظرِ وزمِ شمع کی

تشبیہ کی جستِ قانع بھی عسل کی

اب شکل دکھی پردہ بہم جو ہوا چاک

آلایشِ منطق سی سائل کو کیا پاک

جو غور سے دیکھا تو وہ مشفق ہیں پڑی کہ

ہر شخص لگا کہنے کہ بچہ کون ہو خاک

دنیا میں تو اس سا کوئی آزاد نہ ہوگا

یہ مکتوبِ بلیک بھی یاد نہ ہوگا۔

در پردہ جو آقا سے عداوت کی غصہ ہے

پیرائے الفت میں خصومت کی غصہ ہے

ماحق کہ جو تو این وقار کی غصہ ہے

کیا کچھ ظل اندازِ شرارت کی غصہ ہے

اگر فضلِ خدا شامل ہر کام نہ ہو تا

اسلام کا دنیا میں سرا سجام نہ ہوتا

اس پیر یا کار سے اللہ نپاہ دے

اس مہر مکار سے اللہ نپاہ دے

اللہ نہ دکھائے کہ ہے نہ ناس کی صورت
بجکایا ذوی الفہم کو خاس کی صورت

محبوب ہو اپرودہ حاجب جو ہو دور

کروٹ لی جراثیم ہو احب کہ بدن چور

جب سہم تکلم نے کیا چلنی بدن کو کہ
اب نزع میں پور نچے ہیں کہیں مغر نخی کو

مقراض لائل سے تو پارینہ ہیں اوراق

منطق سے بچھڑتے ہیں سبھی دو شہنشاہ

اور قالب مضمون کی طاقت بھی ہوئی طاق

کہ ٹوٹ گیا طسم یونان و شراق

ہے پاس کہ دفتر ہیں پھٹے نظم و نسق کے

باطل جو ہیں منکوب ہیں اور اوج میں تو کچ

جو بندہ احسان تھے سو وہ ہو گئے مجنون	آوارہ ہوا اسحاق تو دیوار ہے ملمون
آزاد ہوئے دام و دھن جو ختم مہون	مجمع تھا پراگندہ ہوا صورت مجنون

یاد رہے کوئی اور نہ کوئی پشت پناہ ہے	
جس گھر سے بنا علم عمل کمی عتی تباہ ہے	

یہ بیاس ہے نطق کو کہ چہرہ ہی ہوا زرد	ہاتھوں سے جگر ختم کے روتا ہوا ہر دہ
اور سونکا یکے کے بھڑنا ہے دم سرد	دو بین کہ نالان بہن پس پردہ زن و مرد

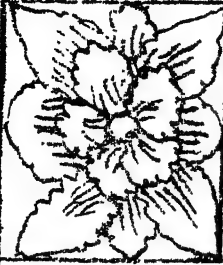
جہ تخم کہ بویگا وہی پائے گا ہر بار	
جو بات کہ حق ہے وہ ہے خاطر پر گران با	

ہم سمجھے کہ معقول کوئی دم کا ہے مہمان	تجھیز و تکفین کا مہیا کرو سامان
ماسون و معقول دو قالب ہیں تو اک طمان	مامون کا اوہر دم چلا اور اس کی اوہر جان

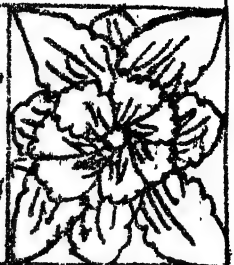
اسکا جو یہ پالا ہے تو اس کا وہ نواز	
نکیلا پس و پیش ہو دو نون کا جناز	

لبین بیچے تو زندہ ہے مگر بار کو مارا	اس کا فر مطلق نے تو دیندار کو مارا
--------------------------------------	------------------------------------

اس پیر نے تو صاحب تلوار کو مارا۔ اس بانی شریعت سے ابرار کو مارا۔



یامون ہر نہ تخت ہے نہ تاج و علم ہے
اسلام میں سوجودا بھی شوم قدم ہے



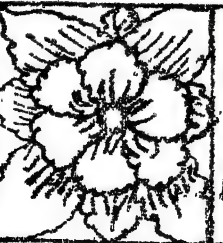
حالت یہ سنی تونے بھی عیسیٰ پر غل باز
کنہشک سو کنہشک ہے تہہ ہزار سو تہہ ہزار
اسلام کا انجام دالماد کا آغاز
خالق نے کیا پست کسو کسو سزا فرما



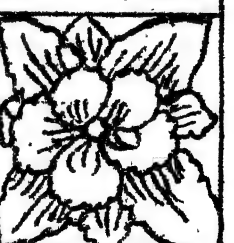
جاتی ہے صد اکو سو ظفر کسکے کتیر کو سو
وہ کون ہے ملتا جو ہر دم کھانوس



ہر طعنِ سنان سو کھلا منطق کا ہر اک بند
اب عرصہ حجت میں نہ جدول تھا نہ درند
یہ غیظ و غضب کیکھ کر منطق کا تھام بند
چہتہ چہتہ پس پشت سپر سرفراں



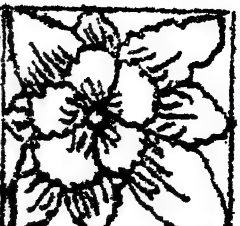
حالت تھی وگر گون مگر اپنی کو سنبھالا
اس پیر نے پھر پیٹ میں پاؤں نکالا



تلخ زبان مجھ سے کہا باتیں بے پیر
کیا میری خطا جو وہ ہوئی کوئی تقصیر
خواہی و نخواہی جو تو ہوتا ہے گلو گیسر
کس بین نے ملا حارسے کئی تحریک و تحریر



حانی مرے کیا صاحبِ جان نہیں تھے



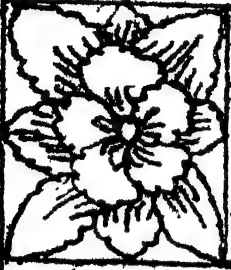
ماہون و اسحاق مسلمان نہیں تھے

دو ہاتھ بڑھانے کی یہ عادت پڑی ہے

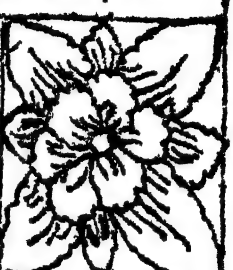
بے پر کے اڑان کی یہ عادت پڑی ہے

آپسین لڑائی کی یہ عادت پڑی ہے

لوگوں کو چڑھانے کی یہ عادت پڑی ہے



لیاقتہ طبعیت ہو شرانگیہ و شر بار



باتو نہیں لڑا دیتی ہو دو تین کو ہر بار

ای عابر و مکار ذرا خوفِ خدا کر

ای طفلِ بجا کار ذرا خوفِ خدا کر

ای ظالم و عذابِ خدا کر

ای سبیلِ دل آزار ذرا خوفِ خدا کر



انسان جو بے شر ہو وہی نیک ہو شفق



اگلا ہون میں کر ورن میں نہی ایک شفق

منفق کو نہ اسلام سے کچھ بھی تعلق

گر عہدِ گزشتہ کی یہ کرتے ہو شکایت

جن لوگوں کو اسلام سے قلبی تعلق

مستقل کے پڑے ہیں سب انکی تھی شرارت



سچے نہ عبارت گو کہ وہ اہل زبان تھے



خارج میں کیا غور وہ لازم میں نہاں تھے

مغفول شہسی تھی جھمکتی و گریبان
کٹا سخن سیف بلاغت سے ہر لکان
طرفین سے کوشش تھی کوئی ایک بیجان
بڑھن سنان کرتی تھی بندش کو پریشان

شمشیر کی حجت قاطع جو عسلم تھی
میں صورت حجت جو وہاں پونجی قلم تھی

وہ سیف زبان کرتے تھے ہر چلو و حلا
جب کہیت سخن پڑتے تھے ہو جاتا کھلا
پیکان تسلیم کا برس جاتا تھا بجلا
مشغول حزمین تھے وہ بکلم بجلا

ہر اک کو یہ فکر کہ اس کو کرو مخلوب
تھارمین ہوں چارمین یہ سب میں ہو مجبوب

دوران تقریر میں پلٹ جاتے تھے شبدر
جب طعن کیا بڑھ کے تو ہٹ جاتے تھے شبدر
حجت کی کچنی باگ لٹ جاتے تھے شبدر
پل جاتی تھی جب سیف تو کٹ جاتے تھے شبدر

وہ سیف زبانی کہ چھی امن پس قاف
بے سر تھے پسے حرفوں کے مغمو کو مغمین قاف

تھم تھم کے لپٹ جاتے تھے غور زیر خیالات	رنگ زرکے سچے جاتے تھے غور زیر خیالات
رہ رہ مکہ چھٹ جاتے تھے غور زیر خیالات	دم دم لے لے کے چھٹ جاتے تھے غور زیر خیالات

لپٹے جو نکالے ہوئے دو سانپ لٹو گئے	لپٹے جو نکالے ہوئے دو سانپ لٹو گئے
یہ خوف ہوا سب کو کہ وہ بڑا سانپ لٹو گئے	یہ خوف ہوا سب کو کہ وہ بڑا سانپ لٹو گئے

لڑتے تھے منستان سخن بین کہڑی دوشیر	اس عزم و بالجزم سے ہوتی تھی الٹ پیر
ہر نیچہ زبردست پلٹ کر کے بنا تیر	دندان شد دے پس پیش لگی ڈھیر

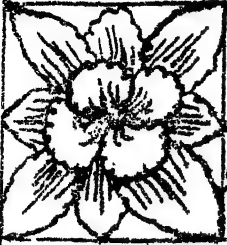
وہ ضرب چلی کہ نفی اثبات کٹے تھے	وہ ضرب چلی کہ نفی اثبات کٹے تھے
بے سر تھے سخن گفتن مضامین کے پٹے تھے	بے سر تھے سخن گفتن مضامین کے پٹے تھے

چہرے تھے ظاہر غیب غیظ کو آثار	تکتے تھے وہ مونہ کو نظر تیرے ہر بار
ماگاہ یہ ہوا غل کہ خبردار خبردار	بالا خر فلک پوچھ گئے احمد مختار

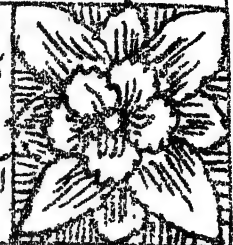
دیکھو تو کہ غور شید مستم قر آیا	دیکھو تو کہ غور شید مستم قر آیا
حیرت یہ ہوئی رات تھی پروں نظر آیا	حیرت یہ ہوئی رات تھی پروں نظر آیا

فرزند پدر سے ملا اور نور لب	دل بند ملا سینے سے اور لخت جگر سے
-----------------------------	-----------------------------------

بہ صادق الانسب رملایک پیکار ہے
آدم بین نعل گیشہ جن و بشفہی

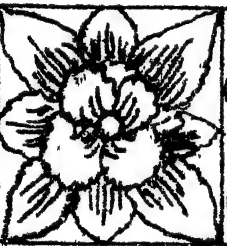


یہ نور نظر راحت جان فخر سلف ہے
آدم کا ہے سرتاج تو حوا انہشت ہے

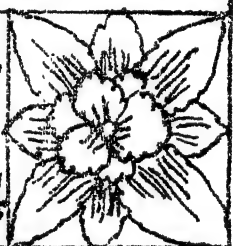


جاتے تھے سید ایک سے اور ایک بہ کار
اور ایک یہ کارون کو لے جاتی تھی لانا

دو بات ہے آدم کے چپ و راس نمودار
راہ ایک کی جاتی تھی ورجبت گلزار



دنیا میں جو پلوچہ ہو تو مہلت ہے اجل کی
پوری جو ہوئی یہ تو ہے پاداش عمل کی

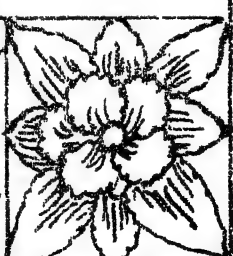


نیکی یا بدی ظلم و ستم خلق و عروت
یا زجر و اہانت و تکبر یا اعانت

جو چاہئے کرو چہ نفس کی ہی مہلت
خاطر و مدارات عداوت و مہمت

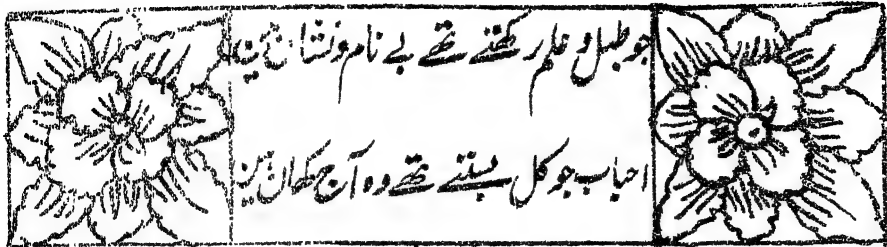


آخر یہ عمل سات ہے اچھا یا برا ہو
دینا ترے پاس ہو کھوٹا یا کھرا ہو



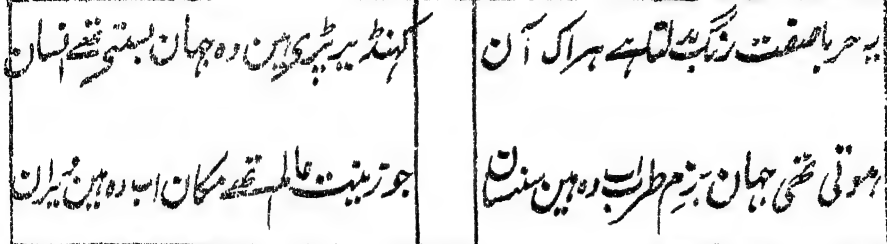
ہر نخل خزان دیدہ ہر درخت چمن ہے
نصراں کا اگر گور تو ملبوس کفن ہے

یہ دہر پر آشوب رہ سچ و من ہے
جو قامت تو خیمہ عزدہ پیر کفن ہے



جو طبل و علم رکھتے تھے بے نام و نشان ہیں

احباب جو کل بستے تھے وہ آج کھان ہیں

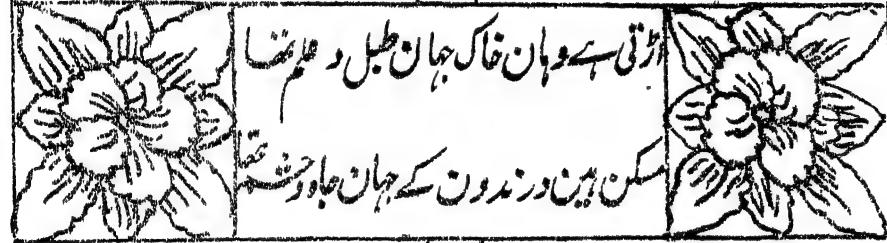


یہ حر باصفت رنگت لہے ہر اک آن

کہنڈیر پڑی ہیں وہ جہاں بستی تھے انسان

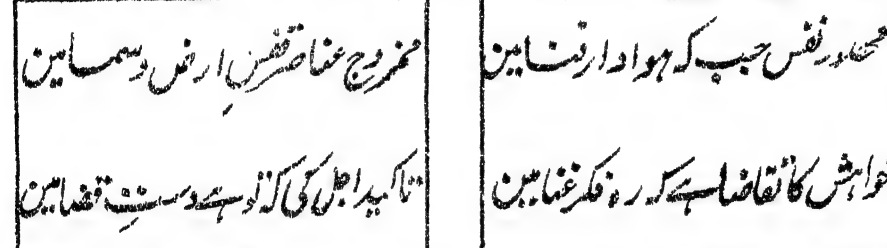
ہوتی تھی جہاں بزم طرب وہ ہیں سنسٹ

جو زمینت عالم تھے مکان اب وہ ہیں میران



اڑتی ہے وہاں خاک جہاں طبل و علم تھا

سکن ہیں و زندون کے جہاں جاوہر تھے

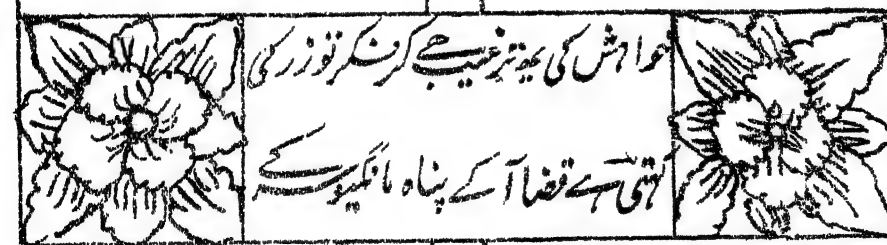


محسوس نفس جب کہ ہوا دارفتن امین

مخرج غنا قفس ارض و سما میں

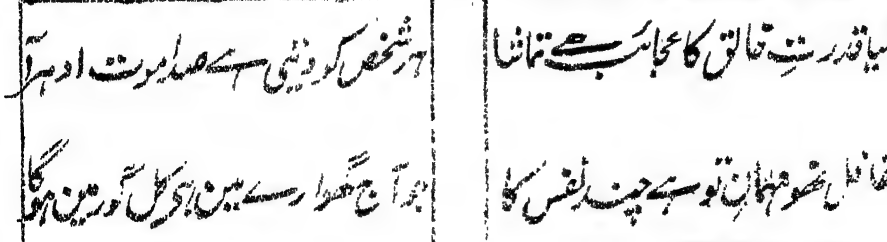
خواہش کا تقاضا ہے کہ رہ فکر غما میں

تاکید اجل کی کہ تو ہے دستِ قضا میں



خواہش کی عینِ تزیین ہے کز شکر نوز رکھی

آہی ہے قضا آ کے پناہ مانگیو کے

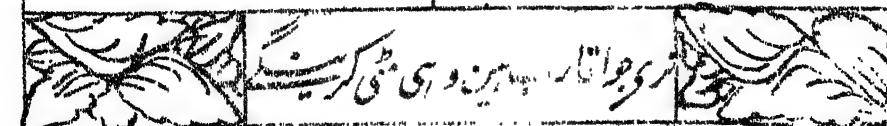


کیا قدرتِ خالق کا عجب اسبے تماشا

ہر شخص کو دینی ہے صدا موت ادھر آ

تھائلِ غم مہمان تو ہے چننِ نفس کا

جو آج گھوڑے میں اڑی گور میں ہوگا



میری جراتا رہا میں وہی مٹی کر سینگے

جب چین پڑیگا تجھے مٹی میں دھسکا

یہ دھپر آشوب ہے مکار ہے غدار
پالے جو پڑا اسکے نہ جابر ہوا زخار
دیتا ہے نیا دل غیہ ولسوز دل آزار
ظاہر میں تو محبوب ہے باطن میں ہنر و خوار

خطرہ اگر دے جانکا جو عاشق زر سے
دشمن ہوں تر سے لاکھ یہ وہ بانگی شر سے

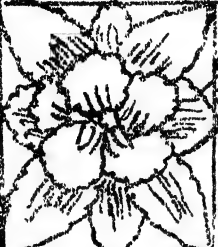
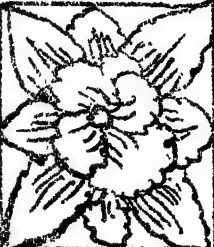
جو طالب زر ہیں نہیں ملتا انہیں آرام
ردنا ہے تو پیسہ کا وہ دولت کا ہر کرام
جن طمع و ہوس کا چڑھا رہا ہے سحر شام
دنیا سے غرض و نگاہی سے نہیں کام

کوڑی کا اگر نام لو دیدیتے ہیں چہرے
چھڑی تو جلی جائے کھین جائے نہ ڈرے

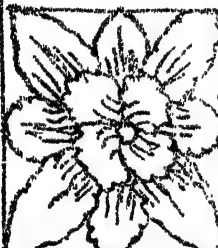

جو طالب ہیں وہ ہیں بنے تنگ و ناموس
رگ رگ میں بہری حرص ہو احوال و منجوس
زندگانِ غم و رنج و محن میں وہ ہیں فوج بوس
ہر تار قباد ام ہوسن زینت لبوس

جب آئی اجل دولت و دنیا یہ ہے سب بیچ
ستار فضیلت کا ہر اک پیسہ ہے پست و بیچ



رقتا زرا سنے پھرین آپ ذرا غور	لیسان نہیں رہتا ہے زانیکا سداور
اسکے مین نیو رنگ نیو رنگ نیو طور	کل کچھ تھا تو کچھ آج ہو کل ہو ویسا کچھ اور

	ڈھونڈو جو قدریوں مین سے اب کوئی نہ ہو گیا	
وہ آج نہیں ہیں چلو کل ہم بھی نہ ہو مین گے		

کرتا ہے سفریان سے یکے بعد دیگرے	مرتا ہے پدر کل تو پسر کاج برادر
روتا ہو کوئی خون کہیں خاک ہو برسر	کسی طرح سے بے خوف مین ہم اندر اکبر

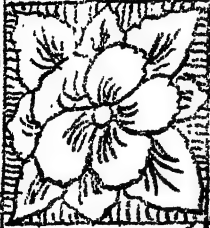
	مرتا ہی مرت مرص و ہوا کم نہیں کرتی	
لے سے زیادہ کبھی ہم غم نہیں کرتے		

ہم کرتے ہیں مرنے کا جو ان مرگ کے ماتم	اتنا بھی سمجھتے نہیں وہ آج تو کل ہم
سامان اجل اپنا بھی ہوتا ہے فراہم	ہم جو چلے آج کل جیسے گا کل دم

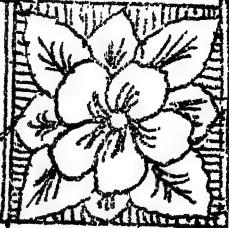
	کچھ خوف و خطر موت سے دانش نہیں کرتے	
ہم دستِ طمع کو کبھی کوتاہ نہیں کرتے		

آتی ہے صدا گور سے سخت نشین ہے	کھتی ہے تناکا کشت تاج و نگین ہے
-------------------------------	---------------------------------

حسرت کا بیان ہو کہ وہ اب ریزہ ریزہ ہیں
اکہتی ہے قضا مان تھا مگر تب نہیں ہے

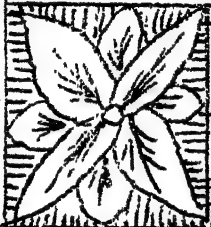


حاکم جو قضا کے تھے وہ ہیں پائے قضا کے
بکڑی ہوئی صورت ہو طپا پنجون گنا کے

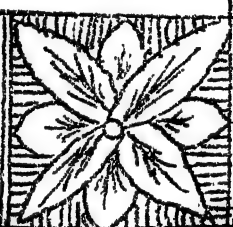


تھے تو ز نظر بار پکے اور انکا نظار
بچپن ہوئے یہ تو ہوا گہرے وبال

ہستی میں جو آئی تو ہوئے چاند ا جالا
کھا کہا کے بل لال یہ سونے کا نوالا

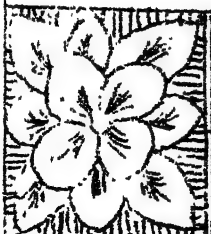


مان آنکھ میں بچھاتی تھی جو چلتے تھے اگر
اب گور میں لائی ہے انہیں موت پکڑ کے

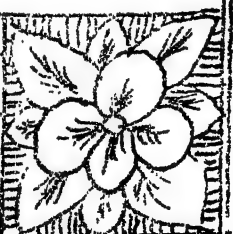


سر نہ مرے لال کا ہو باغ جو آنے
اس دن کے لئے تئیں کی کیا نہیں باقی

کرتی تھی دعا مان یہ شب تسمیہ خوانے
اک چاند سے دو لہن کو بیاہ لائی چانی



اس لالی کی دنیا میں سدا جلوہ گری رکھ
میں لو کہ جلی ہوں تو مری گو دہری رکھ

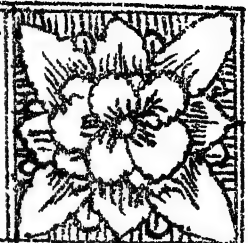


الشکر کہ شاد اب ہو اچرہ گلزار
حسرت لونی نکل جوانی ہوا پر بار

النتہ شکر کہ ترو تازہ ہے گلزار
الفضل کہ سر نہ ہو امیرہ خسار



پر و ان جڑ ہالال کیا نخل خدا نے
بر لایا تمنا کے ولی نخل دعا نے

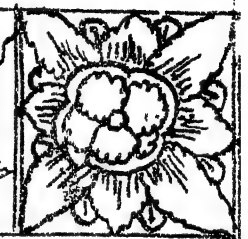


زینبندہ اور نگ ہے اور زینتِ ہیم
ذی عزت و توقیر ہی اور واجبِ تعظیم

سلطانِ سلاطین ہے اور مالکِ قلیم
پھر مرجعِ خلق اللہ ہے اور قابلِ تسلیم

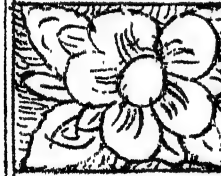


کیا غم ہو کہ دولت میں ہوتا روزِ مہم
خشت میں سیلان ہے تو شوکتینِ سکندر



نغمہ و وف چاک در باط انکے لئے تھا
ہر موسمِ مہماہ شباط انکے لہجے تھا

اسبابِ طرب پیشِ نشاط انکے لئے تھا
پیراہنِ بھیت و بساط انکے لئے تھا



ہر شبنِ خوشی عنایتِ جہشید ہوا تھا
ہر اتر شبِ قدر تہی دنِ عید ہوا تھا

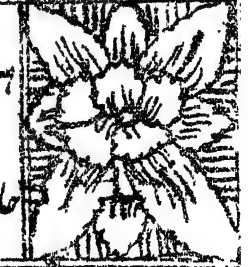


سرشارِ نموست تو شیدائے دلارام
جز بادہ پرستی کے نہیں آنکو کوئی کام

تھو نیم نشاطِ آراجوان مہشونِ گلہام
شوریدہ سر آورہ دور افتہ و بدنام

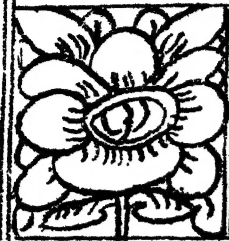


ہر سرِ مینِ خموشی تھی ہر اک مانِ نہادِ شہسوار
حاضر کی عیبِ حالت تھی کہ غائب تھی ذرا

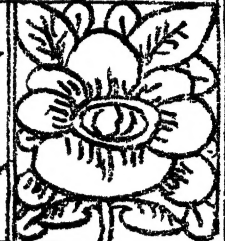


جزبادہ کشی اودن کرنے تھا شغل کوئی اور
گرتے تھے مئے ناب کا احباب ان دور

حادثہ زاونہین آج کا فدا ہے نہ چہرہ خور
مجنون کی سی حالت تھی تو دیوانہ تو کچھ اور



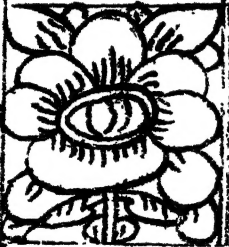
جس دوش پہ شیطاں ہو اسی گوش نہیں ہے



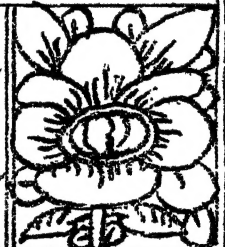
کیا پسند سنے وہ کہ جسے ہوش نہیں ہے

کھتا تھا نصیحت کی اگر کوئی نکلجور
ہو جاتے تھے اوں مار کی عورت سے بھی تیر

ہوتا تھا وہ زندان عقوبت میں گرفتار
محبوس حرم ہوتے مظلوم جاتا تھا گہوار



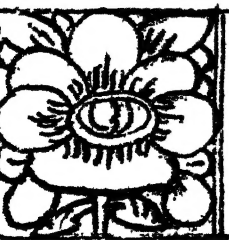
سب ہیں زن و فرزند مسلسل بہ سلاسل



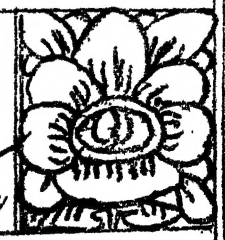
اک بات کھی کیا کہ قیامت ہوئی نازل

اوس ناصح و شفیق کی نصیحت کی سراسر
محبوس ہو سب زن و فرزند و برادر

بے پریش حال ہوئے قتل وہ یکسر
اس جرم میں ڈھیلانہ ہاگر کی جگہ پر



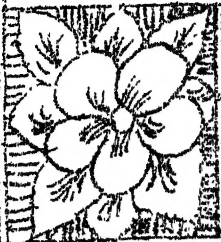
اوس ناصح نصیحت سے غصب گریہ لیا تھا



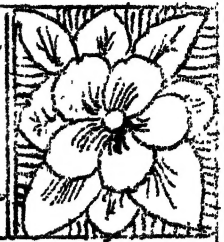
کچھ فہم نے اس جا پہ ہل چسیر دیا تھا

مشغول رہا کرتے تھے یہ عین طرب میں
بڑھتا تھا قدم روزہ حرص طلب میں

ناگاہ گر قرار ہوئے قہر و غضب میں | واژون ہوا بخت چھٹے عالم میں



غفلت میں اجل کٹری از خود ہو عزت
لے آکر بقا تباہ فدا دست گرفت

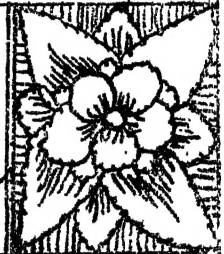


تدبیر و علاج اور دولے کی تاثیر
پیر شہم و غضب سے لوت کی تاثیر

ناگاہ قضا آئے ہو کر اونکی گلا گیسر
انتخیز جہانک کی اولیٰ ہوئی تدبیر



وہ شوکت و جہت کھان آج او بد خو
کان میں جو گرا تھے پیر پر اہو کو

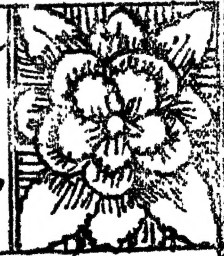


وہ تاج و نگین خلعت پیر ہو کھان آج
کیا ہو گئی وہ شہنشاہ سرور ہو کھان آج

وہ جاہ و شہم اور لشکر ہو کھان آج
وہ ملک کہہ میں وہ مظفر ہو کھان آج

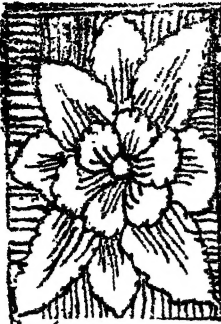


کُل ملک تقسیم تھا اور شاہ ز من کا -
صدیف کہ وہ آج محتاج کفر کا

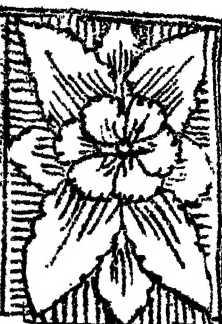


دکھلا دیا اسن ہر پیر آشوب کی سب چال
اللہ کرے خیر کہ تیرے ہر حال

پر عالم تنہا کے اب کچھ چکا امثال
پر عالم تنہا میں میں بن گیا تنہا -



تا بو میں ندول ہے نہ تباہی مرے بس میں



آیسا ہے بڑا پانچے تیس برس میں

ڈہل ڈہل کے بہا جاتا ہوا بون جگر

اندام میں عیشہ ہر لڑتا ہوا سر پہا

اکسان مجھے آیسے جوانی و بڑاپا

مونہ بہ بالا و سرگالا ذرا دیکھو تماشا



اب شمشہ کچھ جینے کے آنا نہیں میں

واٹو سندا باج کے کینا

طبع لگی مطیع غریزوں کی

ظاہر ہے کہ یہ بچنے کے آگاہ نہیں میں

بے لہذا مطیع کی شریعت



الحمد لله والحمد لله درین ایام فرخندہ کتاب لاجواب از تصنیف مصنف خطی
 شکرستان بلاغت و غزلیب گلستان فصاحت اعنی جناب علی القاب ببول
 شفقت حسین عرف ابوالحسن شمس الدوام اللہ فیضہ - سمسیریان
 از اہتمام خادم العلماء ناچیز جان محمد علیخان - در مطبع غریزوں واقع چہ
 نواب نثار الملک مرحوم مطبوع گردید سر
 اطلاع کوئی صاحب بغیر اجازت مصنف قصہ چارہ پنے پلاپو لا لفرنا

